

بائبل کی گستاخیاں

[یہود و نصاریٰ کی پیغمبروں اور انکے
پاک دامن گھرانوں کی شان میں ناپاک جسارتیں]

مؤلف: محمود ریاض

مکتبة الریاض

بائبل کی گستاخیاں

مولف:
محمود ریاض

انتساب

میرے شفیق والدین کے نام

اللہ تعالیٰ انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے

ان کی محبت ،شفقت اور پُر خلوص

دُعائیں ہی میری متاع ہے۔

(محمود ریاض)

فہرست

عرضِ مولف

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام وہ عظیم اور پاک ہستیاں ہیں جنہیں اللہ اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے اور ان سے تعمیرِ انسانیت کا کام لیتا ہے۔ یہ عظیم ہستیاں اللہ کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچاتی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مختلف قوموں اور قبیلوں میں اللہ کی طرف سے نبی مبعوث ہوتے رہے اور اسکا پیغام اسکی مخلوق تک پہنچاتے رہے، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ''کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرسنانے والا نہ بھیجا گیا ہو''۔

خدا کے پیغمبر معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے ان کے کاندھوں پر مخلوق کی رشد و ہدایت کا بارِ گراں ہوتا ہے ان ہستیوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے میں اکثر اوقات سخت مشکلات و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تاریخ گواہ ہے کہ کسی کو نارِ نمرود میں کودنا پڑا تو کسی نے جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور کسی کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا، غرض بڑی بڑی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن اپنے فرائض منصبی (نبوت) ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ یہ عظیم ہستیاں ہمیشہ آزمائش کی بھٹی سے کندن بن کر نکلیں۔ ان عظیم ہستیوں نے ہمیشہ باطل کا مقابلہ کیا اور کبھی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

ہمیں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جن ہستیوں کو اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کا فریضہ سونپتا ہے انہیں ان صفات حمیدہ سے متصف فرماتا ہے۔ جو ان کے شایانِ شان ہوتے ہیں۔ اللہ انہیں گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلام کسی بھی پیغمبر کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی کو بھی کفر قرار دیتا ہے۔ مسلمان کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کا تصور بھی

نہیں کر سکتے چہ جائیکہ انہیں بائبل کی طرح ڈاکو۔ قاتل۔ بُت پرست۔ بُت تراش۔ زانی۔ شرابی اور زنا کی پیداوار کہیں۔

معزز قارئین!

جب ہم بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمیں اس کتاب بائبل میں خدا۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے پاک دامن گھرانوں (بیبیوں، بیٹیوں اور بیٹوں) کی شان میں گستاخیوں کی ایک طویل فہرست ملتی ہے۔ اور پیغمبروں سے متعلق بے ہودہ وہ غلیظ باتیں اور ان سے منسوب ایسے دل آزار واقعات ملتے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر روح کانپ جاتی ہے سانس اُکھڑنے لگتا ہے۔ زبان ساتھ نہیں دیتی کہ ان دل آزار واقعات کو پڑھے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے باوجود یہود وعیسائی بائبل کو الہامی کلام کہتے ہیں۔ جو کہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ کیا ایسی کتاب الہامی ہوسکتی ہے جس میں خدا کے برگزیدہ پیغمبروں کو شرابی، زانی، قاتل، بُت تراش، بُت پرست اور زنا کی پیداوار کہا گیا ہو؟ کیا ایسی کتاب اس قابل ہوسکتی ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے؟ اور کیا ایسا عقیدہ باعثِ نجات ہوسکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو خود گمراہ ہے وہ کسی کو سیدھا راستہ کیسے دکھا سکتا ہے۔ اگر نبی ہی زانی ہو۔ شرابی ہو۔ قاتل ہو تو وہ خدا کا برگزیدہ کیسے ہوسکتا ہے۔؟ وہ مخلوق کی رشد و ہدایت کا فریضہ کیسے ادا کرسکتا ہے۔ کیا ایسا شخص نبوت کے عظیم منصب کا اہل ہوسکتا ہے؟ کیا ایسا شخص نبوت کے بارِگراں کو اٹھا سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

اگر نبی کو شرابی۔ زانی۔ قاتل مان لیا جائے تو پھر یہ بات صرف نبی تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ اس کا الزام براہِ راست خدا کی ذات پر بھی آئے گا۔ کہ نعوذ باللہ! خدا کو بھی

یہ معلوم نہیں تھا کہ میں جس بندے کو نبی بنا کر بھیج رہا ہوں وہ زنا کرے گا۔ شراب پیے گا اور ناحق قتل کرے گا۔ اور جب خدا کا یہ حال ہو تو پھر سارے کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو جاتا ہے اور باقی کچھ نہیں بچتا۔

مسیحی اور یہودی حضرات سے گزارش ہے کہ جب آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں تو مذہبی تعصب کو ایک طرف رکھتے ہوئے ان کفریہ عبارتوں پر غور کریں اور اللہ سے رہنمائی طلب کریں میرا ایمان ہے کہ خدا آپ کا ہاتھ ضرور تھامے گا اور صراط مستقیم کی جانب آپکی رہنمائی فرمائے گا۔ (انشاءاللہ)

یاد رکھئے!

اللہ ہدایت بھی انہیں ہی دیتا ہے جو ہدایت کے لئے تڑپ رکھتے ہوں۔

اللہ اس کتاب کو راہ حق سے بھٹکے ہوئے قافلوں کے لئے مینار نور بنائے اور آخرت میں میری بخشش کا ذریعہ بنائے (آمین)

کتاب میں درج تمام حوالاجات پاکستان بائبل سوسائٹی (لاہور) کی شائع کردہ بائبل مقدس (Revised version ،2000) سے لئے گئے ہیں۔

رابطہ کے لئے: riazwazir@hotmail.com

دعاگو

محمود ریاض

۱۲ رصفر المظفر ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ / مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیر کی آواز

بائبل کی تضاد بیانیوں، تحریف اور انبیاء علیہم السلام کی گستاخیوں کے حوالے سے مختلف مصنفین حضرات نے اپنے اپنے انداز سے مسیحی دنیا کو حق شناسی کی دعوت و تبلیغ کی ہے، حق و باطل کے درمیان یہ مناقشہ صدیوں پر محیط ہے، اور حق (دین اسلام) کی یہ آواز قربِ قیامت کے اس دور میں آج بھی جہاں جہاں خلوصِ دل کے ساتھ سنی جا رہی ہے، مخلوقِ اللہ ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ کر دین حق سے اپنا دامن وابستہ کر رہے ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

محترمی جناب محمود ریاض صاحب کی کتاب بنام ''بائبل کی گستاخیاں'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، انہوں نے بائبل میں انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے خلافِ عقل اور توہین و تنقیص کو خاص موضوع بنایا ہے، اور ممکنہ حد تک اس کا حق ادا کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول منظور فرمائے، اور مسیحی دنیا کو اپنے عقائدِ باطلہ پر نظرِ ثانی کی اور راہِ حق کو قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

خالد محمود۔ سابق یوئیل کندن

جامعہ دار العلوم کراچی

۷ر صفر ۱۴۲۶ھ

خالد محمود (سابق یوئیل گندن) کے نام

میں اپنے محسن خالد محمود (سابق یوئیل گندن) کا انتہائی مشکور ہوں کہ جب ان سے میری پہلی ملاقات ہوئی تو اس چاہت اور محبت سے ملے کہ مجھے اجنبیت کا احساس نہیں ہونے دیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہماری بہت پرانی شناسائی ہے۔

انہوں نے میری بہت حوصلہ افزائی کی، ان سے مل کر مجھے ایک نیا حوصلہ ملا۔

اگر خالد محمود کی رفاقت مجھے نصیب نہ ہوتی تو یقیناً یہ کتاب آپ قارئین تک نہ پہنچتی اور یقیناً میں حوصلہ ہار بیٹھتا۔

اللہ انہیں جزائے خیر دے، انہیں اسلام پر ثابت قدم رکھے، اللہ انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے تاکہ وہ اسی طرح دینِ اسلام کی خدمت کرتے رہیں۔

(محمود ریاض)

حرفِ آغاز

کتاب شروع کرنے سے پہلے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خلوصِ دل سے دعا کیجئے کہ اے میرے رب مجھے عقل سلیم عطا فرما۔ مجھے حق اور باطل کی پہچان عطا فرما۔ مجھے کھرے اور کھوٹے کی تمیز عطا فرما، مجھے حق کو قبول کرنے کی قوت عطا فرما۔

یا الٰہی!

میں تیرا گناہ گار سیاہ کار بندہ ہوں۔ حق کا متلاشی ہوں مجھے وہ راستہ دکھا جو تیرے نزدیک سچا ہے۔

یاد رکھئے!

منزل پر وہی پہنچتے ہیں جن میں منزل پر پہنچنے کی تڑپ ہوتی ہے، اگر آپ واقعی حق کے متلاشی ہیں تو میرا ایمان ہے کہ آپ کو منزل ضرور ملے گی۔ (انشاءاللہ)

اللہ ہمیں حق کو قبول کرنے، سیدھے راستے پر چلنے اور اُخروی زندگی میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

محمود ریاض

بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم علیہ السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں، اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمدؐ ہوگا، اُن کی بشارت سناتا ہوں۔

(سورۃ الصف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

خدا کا پچھتانا

کتاب پیدائش باب نمبر 6۔ آیت نمبر 5۔ 6 میں ہے کہ:

''اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اسکے دل کے تصور اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا۔''

اسی طرح کتاب سموئیل اول باب نمبر 15 آیت نمبر 11 میں ہیکہ:

''مجھے افسوس ہے کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ ہونے کے لئے مقرر کیا کیونکہ وہ میری پیروی سے پھر گیا ہے اور اُس نے میرے حکم نہیں مانے''۔

اس کے علاوہ اسی کتاب سموئیل اول باب 15 آیت نمبر 35 میں بھی ہے کہ ''اور خداوند ساؤل کو بنی اسرائیل کا بادشاہ کر کے ملول ہوا''۔

یہ نام نہاد آیات خدا کا انسان کو پیدا کرنے پر پچھتانے پر دلالت کر رہی ہیں اور ساؤل کو بادشاہ بنانے پر بھی خدا کی پشیمانی اور پچھتانے پر دلالت کرنے کے علاوہ اس کے علم اور پیش بینی کی بھی نفی کر رہی ہیں۔ اور ظاہر کرتی ہیں کہ خدا کو آنے والے حالات و واقعات کا علم نہیں تھا۔ یہ کیسا خدا ہے کہ جسے آنے والے حالات کا علم نہیں۔

جس خدا کو اپنی مخلوق کے اعمال کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ میری مخلوق کیا کیا کام دنیا میں کرے گی۔ تو ایسا خدا مسیحی اور یہودی دنیا کو مبارک ہو، کیا ایسی ہستی خدا ہو سکتی ہے اور

کیا یہ بات خدا کی شان اور عظمت کے منافی نہیں؟

کمزور خدا

کتاب قضاۃ باب نمبر 1 آیت نمبر 19 میں ہے کہ:

''اور خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا۔ سو اس نے کوہستانیوں کو نکال دیا پر وادی کے باشندوں کو نکال نہ سکا کیونکہ ان کے پاس لوہے کے رتھ تھے۔''

بائبل کا خدا بے چارہ اتنا کمزور اور لاچار ہے کہ وہ صرف کمزوروں پر غالب آسکتا ہے۔ طاقتوروں پر نہیں۔ ایسا خدا جو لوہے کے رتھوں والوں پر غالب نہیں آسکتا یا اس کے چاہنے والوں کو ان کے مخالفین پر غالب نہیں کرسکتا۔ تو اگر اس (خدا) کا مقابلہ ٹینکوں، توپوں، میزائلوں اور بمبار طیاروں والوں سے ہو جائے تو پھر اس کا کیا انجام ہوگا۔؟

خدا کی یعقوب علیہ السلام سے کُشتی

پیدائش باب 32 آیت نمبر 24 تا 30 میں ہے کہ:

''اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کُشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو اسکی ران کو اندر کی طرف سے چھُوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اس نے جواب دیا یعقوب۔ اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے

ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے اس سے کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں تو مجھے اپنا نام بتا دے۔ اس نے کہا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اور اس نے اسے وہاں برکت دی۔''

اس بیان کے مطابق خدا نے ایک رات انسانی روپ میں یعقوب سے کشتی لڑی لیکن وہ یعقوب پر غالب نہ آسکا۔ اور بالآخر اس نے اقرار کیا کہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔ اور خدا یعقوب سے کہہ رہا ہے کہ صبح ہو چلی ہے مجھے جانے دے لیکن یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہں دے گا میں تجھے جانے نہیں دوں گا اور اس طرح یعقوب خدا سے زبردستی برکت حاصل کرتا ہے۔ بے چارہ بنی اسرائیل کا خدا کتنا کمزور ہے کہ وہ اپنے بندے پر غالب نہیں آسکتا۔

ہم مسلمان تو ایسے خدا کے قائل ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

خدا کی ناانصافی

ملاکی باب نمبر 1 آیت نمبر 3-2 میں لکھا ہے کہ:

''خداوند فرماتا ہے میں نے تم سے محبت رکھی تو بھی تم کہتے ہو تُو نے کس بات میں ہم سے محبت ظاہر کی؟ خداوند فرماتا ہے کیا عیسو یعقوب کا بھائی نہ تھا؟ لیکن میں نے یعقوب سے محبت رکھی۔ اور عیسو سے عداوت رکھی اور اسکے پہاڑوں کو ویران کیا اور اسکی میراث بیابان کے گیدڑوں کو دی۔''

اس آیت میں عیسو کا قصور نہیں بتایا گیا ہے صرف یعقوب کی محبت میں عیسو سے عداوت رکھی جا رہی ہے اور عیسو کے پہاڑوں کو ویران اور اس کی میراث بیابان کے گیدڑوں

کو دی جارہی ہے۔ کیا خدا سے نا انصافی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ یقیناً یہ بات خدا کی شان کے منافی ہے۔

خدا، حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا کی شان میں گستاخی

کتاب پیدائش باب نمبر 3 آیت نمبر 1 تا 6 میں ہے کہ:

''اور سانپ کُل دشتی جانوروں سے جنکو خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا۔ اور اس نے عورت سے کہا، کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟۔ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے۔ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کُھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خُوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا۔''

درجہ بالا آیات کو غور سے پڑھنے پر یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ خدا نے جھوٹ بولا اور سانپ نے سچ اس لئے کہ شجر ممنوعہ کھا کر آدم و حوا نہیں مرے بلکہ انکی آنکھیں کھل گئیں اور خدا نہیں چاہتا تھا کہ آدم و حوا نیک و بد کی پہچان کر سکیں۔ یہ تو بھلا ہو سانپ کا کہ جس نے ان دونوں کی حمایت کی اور وہ نیک و بد کی پہچان کے قابل ہو سکے ورنہ نعوذ باللہ اللہ نہیں چاہتا تھا کہ آدم و حوا نیکی و بدی کی پہچان کر سکیں۔

آیئے مزید آگے چلتے ہیں کہ خدا کا آدم۔ حوا اور سانپ سے پوچھنے کا ماجرا اور ان

تینوں کے لئے سزائیں تجویز کرنا۔

کتاب پیدائش باب 3 آیت نمبر 12 تا 15 میں ہے کہ:

آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔

تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عوت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس لئے کہ تُو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تُو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔

اسی کتاب پیدائش باب نمبر 3 آیت نمبر 16 تا 19 میں ہے کہ:

''پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بڑھاؤنگا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تُو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائیگی اور تُو کھیت کی سبزی کھائیگا۔ تُو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں تُو پھر لوٹ نہ جائے اس لئے کہ تُو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تُو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائیگا۔

ذرا غور کیجئے کہ آدم کو شجر ممنوعہ کھانے پر یہ سزا ملی ہے کہ زمین اس کی وجہ سے لعنتی ٹھہری۔ اور جب تک انسان (مرد) زندہ رہے گا وہ محنت و مشقت کر کے اپنا پیٹ بھرے گا۔ اور وہ اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ جس کی وجہ سے زمین لعنتی ٹھہرائی جارہی ہے۔ نعوذ باللہ کیا وہ لعنتی نہیں ہوگا کیا اس کی ذات میں عیوب ونقائص نہیں ہو نگے۔ کیا وہ خدا کی رحمت کا مستحق ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پیغمبر کے بارے میں ایسا عقیدہ بائبل کے ماننے والوں کو مبارک ہو۔

حوا کو شجرِ ممنوعہ کھانے پر یہ سزا ملی کہ اسے دردِ حمل ہوگا اور جب بھی وہ (عورت) بچہ جنے گی تو اسے تکلیف ہوگی۔

یہ کیسا انصاف ہے کہ غلطی آدم وحوا نے کی اور سزا دنیا کے تمام مردوں اور عورتوں کو مل رہی ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ بائبل کی رو سے بھی غلط ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی دوسرے کو ملے۔

کتاب استثناء باب نمبر 24 آیت نمبر 16 میں ہے کہ:

"بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے"

کتاب حزقیل باب 18 آیت نمبر 20 میں ہے کہ:

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ صادق کی صداقت اسی کے لئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔"

اس کے علاوہ کتاب یرمیاہ باب نمبر 31 آیت نمبر 29-30 میں ہے کہ:

"ان ایام میں پھر یوں نہ کہیں گے کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہوگئے۔ کیوں کہ ہر ایک اپنی ہی بدکرداری کے سبب سے مرے گا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے اسی کے دانت کھٹے ہوں گے۔"

عیسائی عقیدہ کے مطابق اسی گناہ (شجرِ ممنوعہ کا کھانا) کے کفارے کے طور پر خدا نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو سولی پر چڑھایا تا کہ وہ اس ازلی گناہ (original sin) کا کفارہ بن سکے۔

تعجب ہے کہ مسیح انسان کے موروثی گناہ کی خاطر سولی پر بھی چڑھ گیا۔ مگر سزا اب تک برقرار ہے خدا کا یہ کیسا انصاف ہے (کہیں مسیح کا سولی چڑھنا رائیگاں تو نہیں گیا؟) (راقم)

آدم وحوا کی شان میں گستاخی

کتاب پیدائش باب نمبر 2 آیت نمبر 25 میں ہے کہ:

''اور آدم اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے''

اس آیت میں آدم وحوا دونوں کی توہین کی جارہی ہے۔ یہ بات کسی بھی پیغمبر کے شایانِ شان نہیں بلکہ یہ انسانی فطرت کے بھی خلاف ہے۔ جسے خدا نے اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا ہو۔ جو مخلوق خدا کو شرم وحیا کی تعلیم دے جو خدا کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچائے۔ جس کو خدا نبوت کا منصب عطا کرے، وہ کیسے اس وصف سے عاری ہو سکتا ہے۔ پیغمبر شرم وحیا کا پیکر ہوا کرتے ہیں پیغمبر تو معاشرے کے لئے قابلِ تقلید ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب پیدائش کے باب نمبر 3 آیت نمبر 7 درجہ بالا آیت کا رد کر رہی ہے کہ:

''تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں''

ایسا کلام جس میں پیغمبروں کی توہین کی گئی ہو اور ایک آیت دوسری آیت کا رد کر رہی ہو کبھی بھی خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔

حضرت نُوح علیہ السلام کا شراب پی کر برہنہ ہو جانا

کتاب پیدائش باب نمبر 9 آیت نمبر 20 تا 25 میں ہے کہ:

''اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر خبر دی۔ تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانکی۔ سو ان کے منہ اُلٹی طرف تھے اور انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی۔ جب نوح اپنی مے کے نشہ سے ہوش میں آیا تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا اسے معلوم ہوا۔ اور اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہو۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا۔''

حضرت نوح علیہ السلام جیسا اولوالعزم پیغمبر شراب پئے اور نشہ میں ہو کر اپنے کپڑے اتار دے۔ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا کے برگزیدہ پیغمبر کی یہ شان نہیں ہو سکتی ایسی نازیبا حرکت پیغمبر کی عظمت و شان کے منافی ہے۔ نبوت کا مقام بہت بلند ہے۔ کوئی پیغمبر تو کیا کوئی شریف آدمی بھی ایسی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی پیغمبر ایسی حرکت کرے۔

اور اس پر طرہ یہ کہ جس بیٹے نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھ کر اپنے بھائیوں کو اس کی اطلاع دی تا کہ باپ کی برہنگی کو چھپایا جا سکے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ باپ (نوح) اسے دعا دیتا۔ لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اگر بیٹے (حام) نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھ ہی لیا تھا تو یقیناً غیر ارادی طور پر اور اچانک دیکھا ہوگا۔ اگر یہ نوح کے نزدیک جرم تھا تو قصور حام کا تھا نہ کہ کنعان کا۔ کہ کنعان کو بد دعا دی جا رہی ہے۔ کنعان بے چارے کا اس معاملے سے کیا

تعلق تھا۔ اور پھر باپ کی سزا بیٹے کو دینا کہاں کا انصاف ہے۔ اور یہ بائبل کی رُو سے بھی غلط ہے۔

کیونکہ کتاب استثناء، باب نمبر 24 آیت نمبر 16 میں ہے کہ:

''بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں۔ نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے۔''

اس کتاب کے علاوہ کتاب حزقیل باب نمبر 18 آیت نمبر 20 میں ہے کہ:

''جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اُسی کے لئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔''

پھر اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ بات مان بھی لی جائے کہ بیٹے کے گناہ کا بدلہ باپ سے لیا جاسکتا ہے تو پھر حام کا بیٹا کنعان ہی کیوں ملعون ہو، حالانکہ کنعان کے علاوہ حام کے تین بیٹے اور بھی تھے۔[۱]

کوش۔ مصر اور فوط اور چوتھا خود کنعان تھا اور کنعان کے علاوہ باقی تین بیٹوں کو کیوں بددعا نہیں دی جارہی ہے۔ کیا یہ کنعان کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟

ایک طرف تو بائبل نوح کو شرابی ظاہر کر رہی ہے تو دوسری طرف یہی بائبل نوح کو راست باز اور بے عیب قرار دے رہی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''نوح مرد راستباز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عیب تھا اور نوح خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔''[۲]

۱۔ پیدائش: باب نمبر ۱۰، آیت نمبر ۶۔

۲۔ پیدائش: باب نمبر ۶، آیت نمبر ۹۔

اب ہم مسیحی و یہودی علماء کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ نوح شرابی تھے یا راستباز۔ اگر شرابی تھے تو اس آیت کا کیا بنے گا جس میں نوح کو راست باز اور بے عیب بتایا جارہا ہے اور اگر نوح راست باز اور بے عیب تھا تو اس آیت کا کیا بنے گا جس میں نوح کو شرابی بتایا جارہا ہے۔ یہ کیسا الہامی کلام ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کا رد کر رہی ہے۔

ابراہیم (ابرہام) کا اپنی سوتیلی بہن سے بیاہ کرنا

پیدائش باب نمبر 20 آیت نمبر 12 میں لکھا ہے کہ:

''اور فی الحقیقت وہ میری بہن بھی ہے کیونکہ وہ میرے باپ کی بیٹی ہے اگرچہ میری ماں کی بیٹی نہیں۔ پھر وہ میری بیوی ہوئی۔''

اس آیت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ سارہ (ساری) جو کہ ابراہیم کی بیوی تھی۔ وہ ابراہیم کی سگی بہن تو نہیں تھی۔ لیکن سوتیلی بہن (باپ شریک بہن) ضرور تھی۔

ایسی آیت پڑھ کر روح کانپ جاتی ہے جس میں نبی پر سوتیلی بہن (باپ شریک بہن) سے شادی کرنے کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور وہ بھی ابوالانبیاء پر۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آج کا کوئی یہودی یا عیسائی اپنی باپ شریک بہن سے شادی کرنے کو تیار ہو سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام سے یہ توقع کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی باپ شریک بہن سے شادی کر کے عذاب الٰہی کا مستحق ٹھہرے۔

حالانکہ اسی بائبل میں بہن کے جسم کو بے پردہ کرنے اور مباشرت کرنے پر خواہ باپ شریک ہو یا ماں شریک۔ سخت وعیدیں آئی ہیں۔

جیسا کہ کتاب احبار باب نمبر 18 آیت نمبر 9 میں ہے کہ:

''تو اپنی بہن کے بدن کو چاہے وہ تیرے باپ کی بیٹی ہو چاہے تیری ماں کی اور

خواہ وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو خواہ اور کہیں بے پردہ نہ کرنا"

اس کے علاوہ کتاب استثناء باب نمبر 27 آیت نمبر 22 میں ہے کہ:

"لعنت اس پر جو اپنی بہن سے مباشرت کرے خواہ وہ اُس کے باپ کی بیٹی ہو خواہ ماں کی اور سب لوگ کہیں آمین۔"

اس کے علاوہ کتاب احبار باب نمبر 20 آیت نمبر 17 میں بھی سخت احکام ہیں کہ:

"اور اگر کوئی مرد اپنی بہن کو جو اسکے باپ کی یا اسکی ماں کی بیٹی ہو لیکر اس کا بدن دیکھے اور اسکی بہن اسکا بدن دیکھے تو یہ شرم کی بات ہے وہ دونوں اپنی قوم کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کئے جائیں۔ اسنے اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ کیا۔ اس کا گناہ اسی کے سر لگے گا۔"

اور پھر یہ بات صرف ابراہیم علیہ السلام تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ اس سے تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ سارہ کے بطن سے جتنی اولاد ہوئی وہ سب زنا کی پیداوار ہوئی (نعوذ باللہ). ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ الزام کس کس پر آئے گا۔

اللہ ہمیں ایسے ناپاک عقائد سے محفوظ رکھے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا اپنے باپ سے ہم آغوش ہونا اور حاملہ ہو جانا

کتاب پیدائش باب نمبر 19 آیت نمبر 29 تا 38 میں ہے کہ:

"اور یوں ہوا کہ جب خدا نے اُس ترائی کے شہروں کو نیست کیا تو خدا نے ابرہام کو

یاد کیا اور ان شہروں کو جہاں لوط رہتا تھا غارت کرتے وقت لوط کو اس بلا سے بچا لیا۔

اور لوط صغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اسے صغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے۔ اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔[1] آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں۔ اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یُوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ آؤ آج رات بھی اسکو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اس رات بھی انھوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ سو لُوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام موآب رکھا۔ وہی موآبیوں کا باپ ہے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور چھوٹی کے ایک بیٹا ہوا اور اس نے اسکا نام بن عمی رکھا۔ وہی بنی عمون کا باپ ہے جو ابتک موجود ہیں۔"

ان آیات کو پڑھتے ہوئے یقیناً آپکی روح کانپ رہی ہوگی۔ اس سے بڑی گستاخی کسی نبی اور اسکی بیٹیوں کے بارے میں کیا ہو سکتی ہے۔ یہ تو وہ ناپاک حرکت ہے کہ جس کے بارے میں بازاری طوائف بھی نہیں سوچ سکتی چہ جائیکہ آغوشِ نبوت میں پلنے والی بیٹیاں ایسی

---

[1] لوط کی بیٹیوں کی اس حرکت کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ان کے پاس آئے، حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ جس کی تصریح کتاب پیدائش باب نمبر ۱۹ آیت نمبر ۱۸ تا ۲۳ اور کتاب پیدائش باب نمبر ۱۹ آیت نمبر ۲۸ - ۲۷ میں موجود ہے۔

ناپاک حرکت کریں۔ اور باپ (جو کہ نبی ہو) بیٹیوں کے ہاتھوں سے شراب کے جام لے لے کر پئے اور اپنے حواس کھو بیٹھے اور بیٹیوں سے ایسی غلیظ اور ناپاک حرکت کا ارتکاب کرے۔

یاد رکھئے! اگر کوئی شرابی شراب پی کر بے ہوش ہو جائے اور اسے کسی کے ساتھ لیٹنے اور حاجت پوری کر کے اٹھ جانے کا علم ہی نہ ہو تو ایسی صورت میں اس سے جماع ممکن ہی نہیں ہوتا۔ جب جماع ہی ممکن نہ ہو تو پھر حمل ٹھہرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ لُوط مکمل بے ہوش نہیں تھے۔ بلکہ جماع کی خواہش بھی ان میں موجود تھی۔ لہٰذا ایسی صورت میں بیٹیوں اور دوسری عورتوں میں تمیز نہ کر سکنا بہت بعید ہے۔ لہٰذا عملاً اور قصداً بیٹیوں کے ساتھ اس مکروہ اور قبیح فعل کا ارتکاب لازم آئے گا۔ جو کہ یہود و نصاریٰ کے نزدیک تو جائز اور ممکن ہو سکتا ہے لیکن ہم مسلمان ایسا سوچنے کا بھی تصور نہیں کر سکتے۔

مزید یہ کہ دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ بھی ہو جاتی ہیں اور دونوں سے بیٹے پیدا ہوتے ہیں اور ان دونوں بیٹوں (جو زنا کی پیداوار ہیں) سے دو بڑی قومیں بھی چل نکلیں جنہیں موآبی اور بنی عمون کہا جاتا ہے۔ جو اب تک موجود ہیں۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ موآبی اور بنی عمون میں کون کون پیدا ہوا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا کا نام عوبید تھا ان کی والدہ کا نام رُوت تھا جو کہ موآبیہ تھیں۔ یعنی موآب[1] کی اولاد میں سے ہیں۔ اس طرح روت داؤدؑ و سلیمان کی بھی دادی ہوئیں۔ اور متی کی انجیل کے مطابق یسوع داؤدؑ کی نسل سے ہیں۔ اس طرح (نعوذ باللہ) زنا

---

[1] رُوت باب نمبر ۲ آیت نمبر ۲۱ [موآبی روت نے کہا اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا] اس کے علاوہ دیکھئے اسی کتاب روت باب نمبر ۱ آیت نمبر ۴، باب نمبر ۱ آیت نمبر ۲۲، باب نمبر ۲ آیت نمبر ۵-۶ اور باب نمبر ۴ آیت نمبر ۱۳ تا ۲۲۔

کی پیداوار کا الزام یسوع مسیح پر بھی لازم آتا ہے۔

رہے بنی عمون تو رحبعام بن سلیمان بن داؤد بھی یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں[1]
انکی والدہ کا تعلق بنی عمون سے تھا۔

جسکی تصریح کتاب سلاطین اول باب نمبر 14 آیت نمبر 31-30 میں موجود ہے
جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''اور رحبعام اور یربعام میں برابر جنگ رہی۔ اور رحبعام اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں اپنے باپ دادا کے ساتھ دفن ہوا۔ اسکی ماں کا نام نعمہ تھا جو عمونی عورت تھی اور اسکا بیٹا ابیام اسکی جگہ بادشاہ ہوا۔''

اس طرح رحبعام کی والدہ نعمہ جو کہ عمونی ہیں یسوع مسیح کی دادی ہوئیں۔ اب جبکہ یہ ثابت ہے کہ موآب اور عمون دونوں زنا کی پیداوار ہیں تو پھر اس طرح یہ الزام انکی نسل پر بھی آتا ہے۔ جس کی زد میں عوبید سے لے کر یسوع مسیح تک آتے ہیں۔ اور یسوع مسیح تو موآبی بھی ہیں اور عمونی بھی۔ اور موآبیوں اور عمونیوں کے لئے یہ پابندی ہے کہ وہ خدا کی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جسکی تصریح کتاب استثناء باب نمبر 23 آیت نمبر 3 میں موجود ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک انکی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں کبھی آنے نہ پائے۔''

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر داؤد۔ سلیمان اور یسوع کس طرح خداوند کی

---

1. تفصیل کے لئے دیکھئے (انجیل متی باب نمبر ا آیت نمبر ا تا ۱۶)۔

جماعت میں داخل ہو گئے بلکہ یسوع تو عیسائی عقیدے کے مطابق خدا کے بیٹے بن گئے۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ نسب میں باپ کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ ماں کا۔ اس لئے یسوع نہ ہی عمونی ہیں اور نہ ہی موآبی۔ اگر نسب میں باپ کا اعتبار کرنا ہے تو پھر یسوع نہ تو اسرائیلی ہیں نہ داؤدی اور نہ ہی سلیمانی۔ کیونکہ یہ تمام نسبتیں بھی انہیں ماں ہی کی وجہ سے حاصل ہیں۔ نہ کہ باپ کی وجہ سے۔ کیونکہ یسوع یوسف کے نطفہ سے پیدا ہی نہیں ہوا۔ اسکے باوجود اس کے نسب کو داؤد سے ملایا گیا ہے۔ اب ایک طرف تو یسوع کے ابنِ داؤد ہونے کو ماں کی جانب سے معتبر مانا جا رہا ہے اور دوسری طرف ماں کی نسبت سے عمونی اور موآبی ہونے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اگر یسوع ماں کی نسبت سے ابن داؤد ہو سکتے ہیں تو ماں ہی کی نسبت سے عمونی اور موآبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بن عمی اور موآب دونوں زنا کی پیداوار ہیں۔

کیا ایسی عبارتیں الہامی کلام ہو سکتی ہیں؟ اللہ ہمیں ایسے عقائد سے محفوظ رکھے۔

موسیٰ علیہ السلام کا نبوت لینے سے انکار

کتاب ''خروج'' باب نمبر 4 آیت نمبر 10 تا 14 میں ہے کہ:

''تب موسیٰ نے خداوند سے کہا اے خداوند! میں فصیح نہیں نہ تو پہلے ہی تھا اور نہ جب سے تُو نے اپنے بندے سے کلام کیا بلکہ رُک رُک کر بولتا ہوں اور میری زبان بھی کند ہے۔ تب خداوند نے اسے کہا کہ آدمی کا منہ کس نے بنایا ہے؟ اور کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندھا کرتا ہے؟ کیا میں ہی جو خداوند ہوں یہ نہیں کرتا؟۔ سو اب تُو جا اور میں تیری زبان کا ذمہ لیتا ہوں۔ اور تجھے سکھاتا رہوں گا کہ تو کیا کیا کہے۔ تب اس نے کہا کہ اے خداوند میں تیری

منت کرتا ہوں کسی اور کے ہاتھ سے جسے تو چاہے یہ پیغام بھیج ۔تب خداوند کا قہر موسیٰ پر بھڑکا۔"

ذرا غور کیجئے! کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ کو منصب نبوت پر سرفراز کر رہا ہے۔اور موسیٰ حیلے بہانے سے خدا کو ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے۔اور مسلسل منصب نبوت کے قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے۔اور منصب نبوت قبول نہ کرنے کی وجہ رک رک کر بولنا اور زبان کا کند ہونا بتائی جارہی ہے۔حلانکہ خدا انکی زبان کا ذمہ لے رہا ہے اور اپنی قدرت کا بھی بتا رہا ہے کہ اندھا۔بہرا اور گونگا کرنا یہ سب میرے کام ہیں لیکن اسکے باوجود موسیٰ اپنی فصاحت کا رونا رو رہا ہے۔گویا انہیں خدا پر بھی بھروسہ نہیں ہے۔

کیا یہ نبی کی شان ہو سکتی ہے؟ نہیں ہر گز نہیں۔

حضرت موسیٰ پر قتل کا الزام

کتاب "خروج" باب نمبر 2 آیت نمبر 11-12 میں ہے کہ

"اتنے میں جب موسیٰ بڑا ہوا تو باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور انکی مشقتوں پر اس کی نظر پڑی اور اس نے دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے۔پھر اس نے اِدھر اُدھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے تو اس مصری کو جان سے مار کر اسے ریت میں چھپا دیا۔"

اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہیکہ موسیٰ نے محض قومی عصبیت کی بناء پر اس مصری شخص کو قتل کیا۔اس کے سوا کوئی اور وجہ نہیں نظر آتی ہے۔پیغمبر قومی ولسانی تعصب سے پاک ہوتے ہیں پیغمبر خدا کا پیغام اسکی مخلوق تک پہنچاتے ہین۔اور خدا کا کلام کبھی بھی قومی

ولسانی تعصب پر مبنی نہیں ہوتا۔قومی ولسانی تعصب جسے آج کی دنیا کا کوئی سنجیدہ شخص بھی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا چہ جائیکہ موسیٰ جیسا جلیل القدر نبی قومی تعصب کی بنا پر کسی کا قتل کرے۔

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے والد عمرام کا اپنی پھوپھی سے بیاہ کرنا

کتاب ''خروج'' باب نمبر 6 آیت نمبر 20 میں ہے کہ:

''اور عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا۔اُس عورت کے اس سے ہارون اور موسیٰ پیدا ہوئے اور عمرام کی عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوئی۔''

اس عبارت میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ عمرام نے اپنی پھوپھی سے شادی کی اور اس عورت سے ہارون اور موسیٰ پیدا ہوئے۔اور یہ شادی شریعت کی رو سے جائز نہیں تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''تو اپنی پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے۔'' (احبار باب نمبر 18 آیت نمبر 12)

اس کے علاوہ اسی کتاب ''احبار'' باب نمبر 20 آیت نمبر 19 میں لکھا ہے کہ:

''اور تُو اپنی خالہ یا پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ جو ایسا کرے اس نے اپنی قریبی رشتہ دار کو بے پردہ کیا۔سو اُن دونوں کا گناہ اُن ہی کے سر لگے گا۔''

گویا یہ شادی نہیں تھی بلکہ زنا تھا۔جب بے پردہ کرنے سے منع کیا جا رہا ہے تو مباشرت کرنا تو بدرجہ اُولیٰ منع ہوگا۔

گویا (نعوذ باللہ) ہارون اور موسیٰ دونوں پیغمبر زنا کی پیداوار ہیں۔اور صرف یہ

دونوں ہی نہیں بلکہ ان کی ایک بہن مریم (جو کہ نبیہ تھی) پر بھی زنا کی پیداوار کا الزام آئے گا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی قاری کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ وہی موسیٰ اور ہارون ہیں جو پیغمبر تھے تو اس کا جواب بھی بائبل سے پوچھتے ہیں۔

کتاب ''خروج'' باب نمبر 6 آیت نمبر 27-26 میں ہے کہ:

''یہ وہ ہارون اور موسیٰ ہیں جن کو خداوند نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اُن کے جتھوں کے مطابق ملکِ مصر سے نکال لے جاؤ۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے مصر کے بادشاہ فرعون سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لے جائیں گے۔ یہ وہی موسیٰ اور ہارون ہیں۔''

جب بائبل کی رو سے پھوپھی سے شادی جائز نہیں بلکہ حرام ہے تو اس کا مطلب واضح طور سے یہ ہوا کہ موسیٰ اور ہارون اور مریم کے والد نے زنا کیا اور پھر اسی عورت سے موسیٰ۔ ہارون اور مریم پیدا ہوئے۔ اور ان کی نسل چلی۔ یاد رہے کہ موسیٰ و ہارون کی بہن مریم (نبیہ) تھی جس کی تصریح کتاب ''خروج'' باب 15 آیت نمبر 20 میں موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''تب ہارون کی بہن مریم نبیہ[1] نے دف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دف لئے ناچتی ہوئی اس کے پیچھے چلیں۔''

کیا خدا کے پاس پیغمبری کے لئے یہی لوگ رہ گئے تھے جو زنا کی پیداوار تھے (نعوذ باللہ) ہم نہ تو موسیٰ کے والد عمرام کا اپنی پھوپھی سے بیاہ کرنے کو مانتے ہیں اور نہ ہی موسیٰ۔ ہارون اور مریم کو زنا کی پیداوار تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اللہ ہمیں ایسے ناپاک عقائد سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے ایمان کی حفاظت کرے۔ (آمین)

---

[1] یاد رہے بنی اسرائیل میں عورتیں بھی نبیہ گذری ہیں۔ (بائبل کی تعلیمات کے مطابق)۔ (مولف)

حضرت ہارون علیہ السلام نے سونے (GOLD) بچھڑا بنایا اور اسے معبود قرار دیا

کتاب ''خروج'' باب نمبر 32 آیت نمبر 1 تا 6 میں ہے کہ:

اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اس سے کہنے لگے کہ اٹھ ہمارے لئے دیوتا بنادے جو ہمارے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس مرد موسیٰ کو جو ہم کو ملک مصر سے نکل کر لایا کیا ہو گیا۔ ہارون نے ان سے کہا تمہاری بیویوں اور لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار اتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے۔ اور اس نے اُن کو اُنکے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے اے اسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملکِ مصر سے نکال کر لایا۔ یہ دیکھ کر ہارون نے اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور اُس نے اعلان کر دیا کہ کل خداوند کے لئے عید ہو گی۔ اور دوسرے دن صبح سویرے اٹھکر انہوں نے قربانیاں چڑھائیں اور سلامتی کی قربانیاں گزرانیں۔ پھر ان لوگوں نے بیٹھکر کھایا پیا اور اُٹھ کر کھیل کود میں لگ گئے۔''

ہارون اللہ کے نبی ہیں اور نبی خدا کے پیغام کو اس کی مخلوق تک پہنچاتے ہیں۔ انہیں توحید کی تعلیم اور معبودِ برحق کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن درجہ بالا عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہارون مشرک ہو گئے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے لئے سونے کا بچھڑا بنایا اور اسے معبود قرار دیا اور اس کے آگے قربان گاہ بنائی اور اعلان کیا کہ کل

خداوند کے لئے عید ہوگی۔ بچھڑے کی پوجا کی تعلیم دی۔ اور پھر بنی اسرائیل نے پوجا کرنے کے بعد قربانیاں چڑھائیں۔ اور خدا کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ اے اسرائیل یہی تو ہے جس نے تمہیں مصر سے نکالا۔

ایک نبی پر اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسے خدا کا منکر۔ بُت تراش اور مشرک کہا جائے۔

ہارون کے سونے کا بچھڑا بنانے اور اسے معبود قرار دینے کی وجہ سے خدا غضبناک ہوا اور ہارون کو ہلاک کرنا چاہا لیکن موسیٰ نے دعا کی اور ہارون کی جان بخشی ہوگئی۔ ورنہ ہارون پر خدا کا عذاب آنے والا تھا جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''اور خداوند ہارون سے ایسا غصہ تھا کہ اسے ہلاک کرنا چاہا پر میں نے اُسوقت ہارون کے لئے بھی دعا کی۔ اور میں نے تمہارے گناہ کو یعنی اس بچھڑے کو جو تم نے بنایا تھا لیکر آگ میں جلایا۔ پھر اسے کوٹ کوٹ کر ایسا پیسا کہ وہ گرد کی مانند باریک ہوگیا اور اُس کی اُس راکھ کو ندی میں جو پہاڑ سے نکل کر نیچے بہتی تھی ڈال دیا۔''

(استثناء باب نمبر 9 آیت نمبر 21-22)

حضرت یعقوب علیہ السلام پر ایک وقت میں دو سگی بہنوں سے شادی کرنے کا الزام

کتاب پیدائش باب نمبر 29 آیت نمبر 15 تا 30 میں ہے کہ:

''تب لابن نے یعقوب سے کہا چونکہ تو میرا رشتہ دار ہے تو کیا اس لئے لازم ہے کہ تُو میری خدمت مفت کرے؟ سو مجھے بتا کہ تیری اجرت کیا ہوگی۔ اور لابن کی دو بیٹیاں

تھیں۔ بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راخل تھا۔ لیاہ کی آنکھیں چُندھی تھیں پر راخل حسین اور خوبصورت تھی۔ اور یعقوب راخل پر فریفتہ تھا۔ سو اس نے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راخل کی خاطر میں سات برس تیری خدمت کرونگا۔ لابن نے کہا اسے غیر آدمی کو دینے کی جگہ تو تجھی کو دینا بہتر ہے۔ تُو میرے پاس رہ۔ چنانچہ یعقوب سات برس تک راخل کی خاطر خدمت کرتا رہا پر وہ اسے راخل کی محبت کے سبب سے چند دنوں کے برابر معلوم ہوئے۔ اور یعقوب نے لابن سے کہا کہ میری مدت پوری ہوگئی۔ سو میری بیوی مجھے دے تاکہ میں اس کے پاس جاؤں تب لابن نے اس جگہ کے سب لوگوں کو بلا کر جمع کیا اور انکی ضیافت کی۔ اور جب شام ہوئی تو اپنی بیٹی لیاہ کو اس کے پاس لے آیا اور یعقوب اس سے ہم آغوش ہوا۔ اور لابن نے اپنی لونڈی زلفہ اپنی بیٹی لیاہ کے ساتھ کر دی کہ اس کی لونڈی ہو۔ جب صبح کو معلوم ہوا کہ یہ تو لیاہ ہے تب اس نے لابن سے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کیا کیا؟ کیا میں نے جو تیری خدمت کی وہ راخل کی خاطر نہ تھی؟ پھر تُو نے کیوں مجھے دھوکہ دیا۔ لابن نے کہا ہمارے ملک میں یہ دستور نہیں کہ پہلوٹھی سے پہلے چھوٹی کو بیاہ دیں۔ تو اس کا ہفتہ پورا کر دے پھر ہم دوسری بھی تجھے دیدیں گے جسکی خاطر تجھے سات برس اور میری خدمت کرنی ہوگی۔ یعقوب نے ایسا ہی کیا کہ لیاہ کا ہفتہ پورا کیا تب لابن نے اپنی بیٹی راخل بھی اسے بیاہ دی۔ اور اپنی لونڈی بلہاہ اپنی بیٹی راخل کے ساتھ کر دی کہ اس کی لونڈی ہو۔ سو وہ راخل سے بھی ہم آغوش ہوا اور وہ لیاہ سے زیادہ راخل کو چاہتا تھا اور سات برس اور ساتھ رہ کر لابن کی خدمت کی۔''

درجہ بالا آیات میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ یعقوب نے دو سگی بہنوں لیاہ اور راخل سے یکے بعد دیگرے نکاح کیا۔ حالانکہ شریعت میں ایک وقت میں دو بہنوں سے شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''تو اپنی سالی سے بیاہ کر کے اسے اپنی بیوی کی سوکن نہ بنانا کہ دوسری جیتے جی اس

کے بدن کو بھی بے پردہ کرے۔'' (احبار باب نمبر 18 آیت نمبر 18)

جب شریعت کی رو سے یہ نکاح جائز نہیں تھا۔ تو زنا کا ارتکاب لازم آئے گا۔ اور پیدا ہونے والی اولاد اور اولاد کی اولاد بھی ولد الزنا ٹھہرے گی۔ اور اس طرح ہزاروں پیغمبروں پر زنا کی پیداوار کا الزام لازم آئے گا۔

یعقوب کے بیٹوں کے نام جو لیاہ اور راخل سے پیدا ہوئے درجہ ذیل ہیں:

''لیاہ کے بیٹے یہ تھے۔ روبن یعقوب کا پہلوٹھا اور شمعون اور لاوی اور یہوداہ اور اشکار اور زبولون۔'' (پیدائش باب نمبر 35 آیت نمبر 23)

''اور راخل کے بیٹے یوسف اور بنیمین تھے۔'' (پیدائش باب نمبر 35 آیت نمبر 24)

یہوداہ جو کہ یسوع مسیح کے جد امجد ہیں۔ لہٰذا زنا کی پیداوار کا الزام یسوع پر بھی آئے گا۔

اب اگر مسیحی بھائی کہیں کہ یسوع کی پیدائش یوسف کے نطفہ سے ہوئی ہی نہیں ہے بلکہ ان کی پیدائش معجزانہ طور سے ہوئی ہے۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ یسوع ابن داؤد نہیں۔ تو ان پیشنگوئیوں کا کیا ہوگا۔ جو مسیح ابن داؤد کے بارے میں ہیں کہ آنے والا داؤد کی نسل سے ہوگا۔ لہٰذا اس طرح عیسائیت کی پوری عمارت ہی زمین بوس ہو جاتی ہے۔ لہٰذا! یا تو مان لو کہ یسوع مسیح (نعوذ باللہ) زنا کی پیداوار ہے ورنہ مسیح ابن داؤد بھی نہیں۔

اسی یہوداہ کے تین حقیقی بیٹے تھے جس کی تفصیل کتاب ''پیدائش'' باب نمبر 38 آیت نمبر 2 تا 8 میں ہے کہ:

''اور یہوداہ نے وہاں سُوع نام کسی کنعانی کی بیٹی کو دیکھا اور اس سے بیاہ کر کے اس کے پاس گیا۔ وہ حاملہ ہوئی اور اسکے ایک بیٹا ہوا جس کا نام اس نے عیر رکھا۔ اور وہ پھر حاملہ ہوئی اور ایک اور بیٹا ہوا اور اس کا نام اونان رکھا۔ پھر اس کے ایک اور بیٹا ہوا اور اس کا

نام سیلہ رکھا اور یہوداہ کزیب میں تھا جب اس عورت کے یہ لڑکا ہوا۔ اور یہوداہ اپنے پہلوٹھے بیٹے عیر کے لئے ایک عورت بیاہ لایا جس کا نام تمر تھا۔ اور یہوداہ کا پہلوٹھا بیٹا عیر خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اسے ہلاک کر دیا۔"

اور پھر بیٹے کے مرنے کے کئی سال بعد یہوداہ اپنی بہو تمر سے زنا کرتا ہے اور فارص اور زارح پیدا ہوتے ہیں۔ اور فارص بھی یسوع مسیح کے جد امجد ہیں جو کہ زنا کی پیداوار ہیں۔ (اس کی مزید تفصیل آئے گی کہ یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے زنا کیسے کیا۔)

حضرت یعقوب کے بیٹے یہوداہ کا اپنی بہو تمر سے زنا کرنا

کتاب "پیدائش" باب نمبر 38 آیت نمبر 6 تا 30 میں ہے کہ

"اور یہوداہ اپنے پہلوٹھے بیٹے عیر کے لئے ایک عورت بیاہ لایا جس کا نام تمر تھا۔ اور یہوداہ کا پہلوٹھا بیٹا عیر خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اسے ہلاک کر دیا۔ تب یہوداہ نے اونان سے کہا کہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جا اور دیور کا حق ادا کر تا کہ تیرے بھائی کے نام سے نسل چلے۔ اور اونان جانتا تھا کہ یہ نسل میری نہ کہلائے گی۔ سو یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جاتا تو نطفہ کو زمین پر گرا دیتا تھا کہ مبادا اس کے بھائی کے نام سے نسل چلے۔ اور اس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت برا تھا اس لئے اس نے اسے بھی ہلاک کیا۔ تب یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے کہا کہ میرے بیٹے سیلہ کے بالغ ہونے تک تو اپنے باپ کے گھر بیوہ بیٹھی رہ کیونکہ اس نے سوچا کہ کہیں یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح ہلاک نہ ہو جائے سو تمر اپنے باپ کے گھر میں جا کر رہنے لگی۔ اور ایک عرصہ کے بعد ایسا ہوا کہ سوع کی بیٹی جو یہوداہ کی بیوی تھی مر گئی اور جب یہوداہ کو اس کا غم بھولا تو وہ اپنے عدلامی دوست حیرہ کے ساتھ اپنی بھیڑوں کی پشم کے کترنے والوں کے پاس تمنت کو گیا۔ اور تمر کو یہ خبر ملی کہ تیرا

خسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جارہا ہے۔ تب اس نے اپنے رنڈاپے کے کپڑوں کو اتار پھینکا اور برقع اوڑھا اور اپنے کو ڈھانکا اور عینیم کے پھاٹک کے برابر جو تمنت کی راہ پر ہے جا بیٹھی کیونکہ اس نے دیکھا کہ سیلہ بالغ ہوگیا مگر یہ اس سے بیاہی نہیں گئی۔ یہوداہ اسے دیکھ کر سمجھا کہ کوئی کسبی[1] ہے کیونکہ اس نے اپنا منہ ڈھانک رکھا تھا۔ سو وہ راستہ سے اس کی طرف پھرا اور اس سے کہنے لگا کہ ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کرلینے دے کیونکہ اسے بالکل نہیں معلوم تھا کہ وہ اس کی بہو ہے۔ اُس نے کہا تو مجھے کیا دیگا تاکہ میرے ساتھ مباشرت کرے۔ اس نے کہا میں ریوڑ میں سے بکری کا ایک بچہ تجھے بھیج دونگا۔ اس نے کہا کہ اس کے بھیجنے تک تُو میرے پاس کچھ رہن کردیگا۔ اس نے کہا تجھے رہن کیا دوں؟ اس نے کہا اپنی مُہر اور اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے یہ چیزیں اسے دیں اور اس کے ساتھ مباشرت کی اور وہ اس سے حاملہ ہوگئی۔ پھر وہ اٹھ کر چلی گئی اور بُرقع اتار کر رنڈاپے کا جوڑا پہن لیا۔ اور یہوداہ نے اپنے عدلامی دوست کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا تاکہ اس عورت کے پاس سے اپنا رہن واپس منگائے پر وہ عورت اسے نہ ملی۔ تب اس نے اس جگہ کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ کسبی جو عینیم میں راستہ کے برابر بیٹھی تھی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا یہاں کوئی کسبی نہ تھی۔ تب اس نے یہوداہ کے پاس لوٹ کر اسے بتایا کہ وہ مجھے نہیں ملی اور وہاں کے لوگ بھی کہتے تھے کہ وہاں کوئی کسبی نہیں تھی۔ یہوداہ نے کہا خیر! اس رہن کو وہی رکھے ہم تو بدنام نہ ہوں۔ میں نے تو بکری کا بچہ بھیجا پر وہ تجھے نہیں ملی۔ اور قریباً تین مہینے کے بعد یہوداہ کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور اسے چھنالے کا حمل بھی ہے۔ یہوداہ نے کہا کہ اسے باہر نکال لاؤ کہ وہ جلائی جائے۔ جب اسے باہر نکالا تو اس نے اپنے خسر کو کہلا بھیجا کہ میرے اُسی شخص کا حمل ہے جس کی یہ چیزیں ہیں۔ سو تُو پہچان تو سہی کہ یہ مُہر

[1] طوائف۔ جسم فروش، فاحشہ۔

اور بازوبند اور لاٹھی کس کی ہے؟ تب یہوداہ نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ صادق ہے کیونکہ میں نے اسے اپنے بیٹے سیلہ سے نہیں بیاہا اور وہ پھر کبھی اس کے پاس نہ گیا۔ اور اس کے وضع حمل کے وقت معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں توام ہیں۔ اور جب وہ جننے لگی تو ایک بچے کا ہاتھ باہر آیا اور دائی نے پکڑ کر اس کے ہاتھ میں لال ڈورا باندھ دیا اور کہنے لگی کہ یہ پہلے پیدا ہوا۔ اور یوں ہوا کہ اس نے اپنا ہاتھ پھر کھینچ لیا۔ اتنے میں اس کا بھائی پیدا ہوگیا۔ تب وہ دائی بول اٹھی کہ تو کیسے زبردستی نکل پڑا؟ سو اس کا نام فارص رکھا گیا۔ پھر اس کا بھائی جسکے ہاتھ میں لال ڈورا بندھا تھا۔ پیدا ہوا اور اس کا نام زارح رکھا گیا۔

درج بالا آیات میں یہوداہ اپنے پہلوٹھے بیٹے عیر کے انتقال کے بعد اپنے دوسرے بیٹے اونان سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنے مرحوم بھائی کی بیوہ کے پاس جائے اور دیور کا حق ادا کرے (یاد رہے کہ بائبل سے یہ کہیں بھی ثابت نہیں ہوتا کہ مرحوم بھائی کی بیوہ سے اونان کی شادی کی گئی) بلکہ سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق دیور یہ تھا کہ وہ اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اپنی بھابھی سے ہمبستری کر کے اپنے بھائی کے نام سے نسل پیدا کرے۔ اور اونان اپنے بھائی کی بیوہ کے پاس جاتا بھی تھا اور مباشرت بھی کرتا تھا لیکن نطفہ کو زمین پر گرا دیتا تھا۔ اور خدا کو اس کا نطفہ کو زمین پر گرانا پسند نہیں آیا اور اسے ہلاک کر دیا۔ یہ کیسا خدا ہے کہ بھائی کی بیوہ سے مباشرت کرنے پر تو اسے ہلاک نہیں کر رہا بلکہ نطفہ کو زمین پر گرانے کی وجہ سے ہلاک کر دیتا ہے۔ کیا کوئی دانشمند اس کو بائبل کا الہام تسلیم کرے گا؟

کیا زمین پر نطفہ گرانا اتنا بڑا جرم تھا کہ اسے ہلاک کر دیا۔ حالانکہ اونان کے چچا (روبن) نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے زنا کیا تھا اور خود اونان کے والد یہوداہ نے اپنی ہی بہو تمر سے زنا کیا تھا۔ لیکن انہیں تو خدا نے ہلاک نہیں کیا۔ لیکن اونان کو صرف نطفہ زمین پر گرانے پر ہلاک کر دیا۔ مباشرت کرنے پر ہلاک کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن نطفہ کو

زمین پر گرانے کی وجہ سے ہلاک کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔

(اگر پادری صاحبان کے پاس اس کا جواب ہو تو ہمیں ضرور اپنے جواب سے نوازیں) راقم

خط کشیدہ الفاظ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہوداہ کو کسبی عورتوں کی پہچان اور اِدھر اُدھر منہ مارنے کی عادت تھی۔ لہٰذا اس نے اس عورت سے جو کہ منہ ڈھانک کر بیٹھی ہوئی تھی کہا کہ مجھے مباشرت کرنے دے اور یوں جوڑ توڑ ہوا اور یہوداہ نے اس سے مباشرت کی، جو کہ اصل میں اس کی بہو تھی۔ لیکن آیات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ میں جس عورت سے مباشرت کر رہا ہوں وہ میری بہو ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

کیونکہ دونوں کے درمیان معاوضہ طے ہوا اور یہ معاوضہ اشاروں کی زبان میں نہیں بلکہ باقاعدہ کلام کے ذریعے ہوا۔ اشیاء رہن رکھی گئیں۔ مباشرت ہوئی اور پھر ایسی بدکاری میں چہرے کا نہ دیکھنا بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی شہوت تو پوری کر لی لیکن چہرہ نہیں دیکھا۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ یہوداہ کو یہ علم تھا کہ یہ میری بہو ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی بہو سے بدکاری کی اور بہو سے صحبت کرنے کی سزا قتل کر دینا ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

"اور اگر کوئی شخص اپنی بہو سے صحبت کرے تو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔ انہوں نے اوندھی بات کی ہے ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا۔"

(احبار۔ باب ۲۰ آیت ۱۲)

لیکن یہاں سزا کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ یہوداہ کو کیا سزا ملی۔

اور پھر تین ماہ بعد تمر کو چھنالے کا حمل ہو جاتا ہے اور اس سے دو جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں ایک کا نام فارص اور دوسرے کا نام زارح تھا۔

یاد رہے! کہ داؤد، سلیمان، ناتن، یسوع کا والد یوسف اور خود یسوع مسیح اسی فارص کی اولاد ہیں جو خود زنا کی پیداوار ہے۔ لہٰذا ان سب پر بھی زنا کی پیداوار کا الزام آئے گا۔

ہم مسلمان ان نازیبا عبارات کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ پیغمبر کبھی زنا کی پیداوار نہیں ہو سکتا۔ اللہ ہمارے ایمان کی حفاظت کرے۔ (آمین)

حضرت یعقوبؑ کے بیٹے روبن کا اپنی ماں سے زنا کرنا

کتاب پیدائش باب ۳۵ آیت ۲۲ میں ہے کہ:

''اور اسرائیل کے اس ملک میں رہتے ہوئے یوں ہوا کہ روبن[1] نے جا کر اپنے باپ کی حرم بلہاہ[2] سے مباشرت کی اور اسرائیل[3] کو یہ معلوم ہو گیا۔''

اس آیت میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یعقوب کے بیٹے نے اپنی ماں سے مباشرت کی اور یعقوب کو معلوم بھی ہو گیا۔ لیکن انہوں نے نہ تو اپنے بیٹے روبن کو کسی قسم کی سزا دی اور نہ ہی اپنی بیوی بلہاہ کو۔ حالانکہ بظاہر اس زمانہ میں زانی اور زانیہ کی سزا یہ تھی کہ دونوں کو آگ میں جلایا جائے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''اور قریباً تین مہینے کے بعد یہوداہ کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور اسے چھنالے کا حمل بھی ہے۔ یہوداہ نے کہا کہ اسے باہر نکال لاؤ کہ وہ جلائی جائے۔''

(کتاب پیدائش باب ۳۸ آیت ۲۴)

---

[1] روبن یعقوب کا بڑا بیٹا تھا جو اس کی بیوی لیاہ سے پیدا ہوا۔

[2] بلہاہ یعقوب کی بیوی راخل کی لونڈی تھی اور جس سے یعقوب نے اپنی بیوی راخل کے کہنے پر شادی کر لی تھی اور اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ جس کی تصریح کتاب پیدائش باب ۳۰ آیت ۱ تا ۷ میں موجود ہے۔

[3] اسرائیل یعقوبؑ کا لقب تھا۔ (دیکھئے۔ کتاب پیدائش باب ۳۵ آیت ۱۰)

یہ علیحدہ بات ہے کہ یہوداہ نے اپنی بہو کو جلایا نہیں۔ کیونکہ وہ زنا خود یہوداہ نے کیا تھا۔

اس کے علاوہ باپ کی بیوی سے مباشرت کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''لعنت اس پر جو اپنے باپ کی بیوی سے مباشرت کرے۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کے دامن کو بے پردہ کرتا ہے اور سب لوگ کہیں آمین۔'' (استثناء باب ۲۷ آیت ۲۰)

البتہ آخری وقت میں اپنے اس بیٹے کے لئے بددعا کرتے ہیں جس کی تصریح کتاب پیدائش باب ۴۹ آیت ۲ تا ۴ میں موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''اے یعقوب کے بیٹو جمع ہو کر سنو اور اپنے اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ اے روبن تو میرا پہلوٹھا میری قوت اور میری شہزوری کا پہلا پھل ہے۔ تو میرے رعب کی اور میری طاقت کی شان ہے۔ تو پانی کی طرح بے ثبات ہے۔ اس لئے تجھے فضیلت نہیں ملے گی کیونکہ تو اپنے باپ کے بستر پر چڑھا۔ تو نے اسے نجس کیا۔ روبن میرے بچھونے پر چڑھ گیا۔''

ہو سکتا ہے کہ کسی قاری کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ بلہا یعقوب کی بیوی راخل کی لونڈی تھی نہ کہ یعقوب کی بیوی۔

آیئے بائبل سے پوچھتے ہیں کہ بلہاہ یعقوب کی بیوی تھی یا نہیں۔ ایک حوالہ پہلے حاشیہ میں گزر چکا ہے۔ مزید ایک ثبوت آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔

کتاب پیدائش باب ۳۷ آیت ۲ میں بلہاہ کو یعقوب کی بیوی کہا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''یعقوب کی نسل کا حال یہ ہے کہ یوسف سترہ برس کی عمر میں اپنے بھائیوں کے

ساتھ بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ یہ لڑکا اپنے باپ کی بیویوں بلہا اور زلفہ کے ساتھ رہتا تھا۔ اور وہ ان کے بُرے کاموں کی خبر باپ تک پہنچا دیتا تھا۔"

لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ بلہاہ یعقوب کی بیوی تھی اور روبن کی سوتیلی ماں تھی۔ اور روبن نے اپنی سوتیلی ماں سے زنا کیا۔

افسوس کہ بائبل نے پیغمبر کے پاک گھرانوں پر کیسے کیسے ناپاک الزامات لگائے ہیں۔

اللہ یہودی اور مسیحی بھائیوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

حضرت داؤدؑ کا بت سبع سے زنا کرنا

کتاب سموئیل دوم باب ۱۱ آیت ۲ تا ۵ میں ہے کہ

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے۔ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی (کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی) پھر وہ اپنے گھر چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔"

کیا خدا کے نبی کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ اس طرح غیر محرم عورت سے زنا کرے۔ اور وہ ایک عام عورت بھی نہیں بلکہ داؤد کی فوج کے ایک جرنیل کی بیوی تھی۔ جو کہ جہاد کر رہا ہے۔ اور داؤد اس عورت سے زنا صرف اس لئے کرتا ہے کہ وہ نہایت خوبصورت تھی۔ داؤد کی

آٹھ (8)[1] بیویاں اور بہت سی حرمیں تھیں۔ اب اتنی ازواج ہونے کے باوجود کوئی انتہائی بدکار اور حوس کا مارا ہوا ہی ایسی ناپاک حرکت کرسکتا ہے۔ چہ جائیکہ اللہ کے نبی پر یہ الزام لگایا جائے۔ حالانکہ نبی کی زندگی اس کی امت کے لئے مشعل راہ ہوتی ہے۔ نبی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہوا کرتے ہیں۔ اگر نبی ایسی حرکتیں کرے تو پھر امت سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اعمال صالح کریں۔

حالانکہ لکھا ہے کہ:

''تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کے گھر یا اس کے کھیت یا غلام یا لونڈی یا بیل یا گدھے یا اس کی کسی اور چیز کا خواہاں ہونا۔'' (استثناء۔ باب ۵ آیت ۲۱)

اسی کتاب استثناء۔ باب ۲۲ آیت ۲۲ میں زانی اور زانیہ کے لئے سزا تجویز کی گئی ہے کہ:

''اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مرد بھی جس نے اس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی۔ یوں تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دفع کرنا۔''

اس کے علاوہ کتاب احبار۔ باب ۲۰ آیت ۱۰ میں ہے کہ:

''اور جو شخص دوسرے کی بیوی سے یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے وہ زانی اور زانیہ دونوں ضرور جان سے مار دیئے جائیں۔''

---

1 بائبل کے مطابق داؤد کی بہت سی بیویاں اور حرمیں تھیں۔ لیکن صرف آٹھ بیویوں کے نام آئے ہیں۔ اسی لئے ہم نے آٹھ بیویوں کا لکھا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔ کتاب سموئیل اول۔ باب ۱۸ آیت ۲۷، باب ۲۵ آیت ۴۲، ۴۳، ۴۴۔ کتاب سموئیل دوم۔ باب ۵ آیت ۱۳ تا ۱۶۔ باب ۳ آیت ۲ تا ۵۔ باب ۱۱ آیت ۲۶، ۲۷۔ باب ۲۰ آیت ۳۔ کتاب تواریخ اول باب ۳ آیت ۱ تا ۹۔ باب ۱۴ آیت ۳ تا ۷۔

اس کے علاوہ انجیل متی باب ۵ آیت ۲۷ تا ۲۸ میں ہے کہ:

''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔''

داؤد موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے[1] اور شریعت موسوی میں زانی اور زانیہ کی سزا موت ہے۔ اس طرح داؤد اور بت سبع دونوں واجب القتل ٹھہرتے ہیں۔ لیکن نہ تو ان دونوں کو کوئی سزا دی جاتی ہے بلکہ داؤد کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بت سبع کو حمل ہو گیا ہے تو وہ بت سبع کے خاوند کو قتل کرا دیتا ہے اور بت سبع سے شادی کر لیتا ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے ایک خط لکھا اور اسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا۔ اور اس نے خط میں یہ لکھا کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ جانا تاکہ وہ مارا جائے اور جان بحق ہو۔ اور یوں ہوا کہ جب یوآب نے اس شہر کا ملاحظہ کر لیا تو اس نے اوریاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادر مرد ہیں۔ اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اوریاہ بھی مر گیا تب یوآب نے آدمی بھیج کر جنگ کا سب حال داؤد کو بتایا۔''

(کتاب سموئیل دوم۔ باب ۱۱ آیت ۱۴ تا ۱۸)

مزید اسی کتاب سموئیل دوم باب ۱۱ آیت ۲۶، ۲۷ میں ہے کہ:

''جب اوریاہ کی بیوی نے سنا کہ اس کا شوہر اوریاہ مر گیا تو وہ اپنے شوہر کے لئے ماتم کرنے لگی۔ اور جب سوگ کے دن گزر گئے تو داؤد نے اسے بلوا کر اس کو اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی اور اُس سے اُس کے ایک لڑکا ہوا پر اس کام سے جسے داؤد نے

---

[1] کتاب سلاطین اول۔ باب ۲ آیت ۱ تا ۳

کیا تھا خداوند ناراض ہوا۔"

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب داؤد نے زنا کر دیا تھا تو انہیں خدا سے معافی مانگنی چاہیے تھی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ بعد میں انہوں نے اوریاہ کو قتل بھی کرا دیا۔ اور موسوی شریعت میں زنا کی سزا بھی موت ہے اور قتل کی بھی۔

لیکن نہ تو داؤد کو سزا دی جاتی ہے اور نہ ہی اوریاہ کی بیوی بت سبع کو۔ (شاید یہ سزائیں عام لوگوں کے لئے تھیں)۔ راقم

حالانکہ بائبل میں قتل کی ممانعت بھی آئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ

"جھوٹے معاملہ سے دور رہنا اور بے گناہوں اور صادقوں کو قتل نہ کرنا کیونکہ میں شریر کو راست نہیں ٹھہراؤں گا۔" (خروج۔ باب ۲۳ آیت ۷)

کتاب استثناء۔ باب ۲۷ آیت ۲۴ میں لکھا ہے کہ:

"لعنت اس پر جو اپنے ہمسایہ کو پوشیدگی میں مارے اور سب لوگ کہیں آمین"

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ شریعت موسوی میں زنا اور قتل کی سزا موت ہے اگر زنا داؤد نے کیا تھا تو سزا بھی داؤد کو ملنی چاہیے نہ کہ اس کی بیویوں کو کہ جن سے زنا کرایا جا رہا ہے۔ اس میں داؤد کی بیویوں کا کیا قصور تھا۔ گناہ داؤد نے کیا سزا بھی داؤد کو ملنی چاہیے تھی لیکن یہاں سزا اس کی بیویوں کو دی جا رہی ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

"سو خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں شر کو تیرے ہی گھر سے تیرے خلاف اٹھاؤں گا اور میں تیری بیویوں کو لے کر تیری آنکھوں کے سامنے تیرے ہمسایہ کو دوں گا اور وہ دن دہاڑے تیری بیویوں سے صحبت کرے گا۔ کیونکہ تو نے چھپ کر یہ کیا پر میں سارے اسرائیل کے روبرو دن دہاڑے یہ کروں گا۔" (کتاب سموئیل دوم۔ باب ۱۲ آیت ۱۱، ۱۲)

اور خدا نے ایسا کیا بھی۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہ خدا کا کیسا انصاف ہے کہ گناہ داؤد نے کیا اور سزا اس کی بیویوں کو دی جارہی ہے۔ اور یہ سزا بھی بائبل کی رو سے غلط ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''دیکھ سب جانیں میری ہیں جیسی باپ کی جان ویسی ہی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔'' (حزقیل باب ۱۸ آیت ۴)

اس کے علاوہ اسی کتاب حزقیل۔ باب ۱۸ آیت ۲۰ میں ہے کہ:

''جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کیلئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔''

اس کے علاوہ کتاب استثناء۔ باب ۲۴ آیت ۱۶ میں ہے کہ:

''بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے۔''

ایک طرف تو بائبل داؤد کے گناہوں کی سزا اس کی بیویوں کو دے رہی ہے تو دوسری طرف یہی بائبل کہتی ہے کہ ہر کوئی اپنے کئے کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ یہ کیسا الہامی کلام ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کا رد کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ یہی بت سبع جس سے داؤد نے زنا کیا حضرت سلیمان کی والدہ ہیں۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلی دی اور اس کے پاس گیا اور اس سے صحبت کی اور اس کے ایک بیٹا ہوا اور داؤد نے اس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند کا پیارا ہوا۔''

(کتاب سموئیل ۲۔ باب ۱۲ آیت ۲۴)

اس کے علاوہ انجیل متی باب ۱ آیت ۶ میں ہے کہ:

''اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی''

یعنی نعوذ باللہ سلیمان جیسے پیغمبر کی والدہ زانیہ تھیں۔

اس کے علاوہ انجیل متی باب ۱ آیت ۱ تا ۱۶ کا مطالعہ کرنے سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ اسی عورت بت سبع کی نسل سے مسیح پیدا ہوا۔

یہودی اور عیسائی علماء سے گزارش ہے کہ جس بائبل کی وہ تبلیغ وہ دنیا میں کر رہے ہیں اور جو کہ ان کے نزدیک الہامی بھی ہے۔ تو داؤد کی تقلید کرتے ہوئے انہوں نے کتنی خوبصورت عورتوں کی عزتیں لوٹی ہیں اور کتنے بے گناہ شوہروں کو قتل کرایا ہے۔ کیونکہ جب داؤد کے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو پھر بھلا آپ لوگوں کے کرنے میں کیا حرج ہے۔ اور یقیناً یہودی اور عیسائی علماء ایسا کرتے ہوں گے۔ کیوں یسوع مسیح نے خود کہا ہے کہ:

''کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔''

(متی کی انجیل باب ۵ آیت ۱۸)

ہم مسلمان نہ تو داؤد کے زنا کرنے کے عقیدے کو مانتے ہیں نہ ہی حتی اوریاہ کو قتل کرنے کے عقیدہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی خدا کا داؤد کی بیویوں کو سارے اسرائیل کے سامنے برہنہ اور صحبت کرنے کے عقیدہ کو مانتے ہیں۔ اللہ ہمیں ایسے غلط عقائد سے بچائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے

ابی سلوم کا اپنے باپ کی حرموں سے زنا کرنا

کتاب سموئیل دوم۔ باب ۱۶ آیت ۲۰ تا ۲۲ میں لکھا ہے کہ

''تب ابی سلوم نے اخیتفل سے کہا تم صلاح دو کہ ہم کیا کریں۔ سو اخیتفل نے ابی سلوم سے کہا کہ اپنے باپ کی حرموں کے پاس جا جن کو وہ گھر کی نگہبانی کو چھوڑ گیا ہے۔ اس لئے کہ جب سب اسرائیلی سنیں گے کہ تیرے باپ کو تجھ سے نفرت ہے تو ان سب کے ہاتھ جو تیرے ساتھ ہیں قوی ہو جائیں گے۔ سو انہوں نے محل کی چھت پر ابی سلوم کے لئے ایک تنبو کھڑا کیا اور ابی سلوم سب بنی اسرائیل کے سامنے اپنے باپ کی حرموں کے پاس گیا۔''

بائبل کے بیان کے مطابق ابی سلوم کا اپنے باپ کی تمام حرموں (بیویوں) سے زنا کرنا خدا کے عدل کے عین مطابق تھا۔ اور خدا نے ہی اسے یہ فعل کرنے پر ابھارا تھا۔ کیوں کہ داؤد نے حتی اوریاہ کی بیوی سے زنا کیا تھا جیسا کہ ناتن نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ:

''سو خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں شر کو تیرے ہی گھر سے تیرے خلاف اٹھاؤں گا اور میں تیری بیویوں کو لے کر تیری آنکھوں کے سامنے تیرے ہمسایہ کو دوں گا اور وہ دن دہاڑے تیری بیویوں سے صحبت کرے گا۔ کیونکہ تُو نے تو چھپ کر یہ کیا پر میں سارے اسرائیل کے رُوبرو دن دھاڑے یہ کروں گا۔'' (کتاب سموئیل دوم۔ باب ۱۲ آیت ۱۱، ۱۲)

خدا کا عجب انصاف ہے کہ گناہ داؤد کر رہے ہیں اور سزا ان کی بیویوں کو دی جا رہی ہے۔ اور ایک گناہ کی سزا کے لئے مزید ایک شخص کو گناہ کیلئے ابھارا جا رہا ہے۔ یہ کیسا خدا ہے کہ خود ایک شخص کو زنا پر ابھار رہا ہے۔ اور پھر اس میں داؤد کی بیویوں کا کیا قصور تھا۔ گناہ داؤد

نے کیا تھا سزا بھی داود کو ملنی چاہیے تھی لیکن یہاں سزا اس کی بیویوں کو دی جارہی ہے جو کہ سراسر ناانصافی اور داود کی بیویوں سے زیادتی ہے اور یہ سزا بائبل کی رو سے بھی غلط ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گا۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لئے ہوگی۔ اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔'' (حزقیل باب ۱۸ آیت ۲۰)

اس کے علاوہ کتاب ''استثناء'' باب ۲۴ آیت ۱۶ میں ہے کہ:

''بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے۔''

کتاب یرمیاہ بھی اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ ہر کوئی اپنے کیے کا خود ذمہ دار ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''ان ایام میں پھر یوں نہ کہیں گے کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہوگئے۔ کیونکہ ہر ایک اپنی ہی بدکرداری کے سبب سے مرے گا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے اسی کے دانت کھٹے ہوں گے۔'' (یرمیاہ باب ۳۱ آیت ۲۹، ۳۰)

یہ کیسی الہامی کتاب ہے کہ ایک گناہ گار کے گناہ کی سزا دوسرے بے گناہ انسان کو دے رہی ہے۔ اور دوسری طرف یہی کتاب ہر کسی کو اپنے کیے کا ذمہ دار قرار دے رہی ہے۔ الہامی کتاب میں ایسا تضاد اور اختلاف نہیں ہوسکتا۔ یہ ناپاک عبارتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ اس کتاب (بائبل) میں انسانی کلام کی آمیزش ہو چکی ہے۔ ہم ایسی عبارتوں کو ہرگز الہامی کلام ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

کیا ایسے بے بنیاد اور خلاف عقل عقائد کو خدا کا الہام کہا جاسکتا ہے؟

حضرت داؤدؑ کی شان میں گستاخی

کتاب ''سلاطین اول'' باب ا آیت ا تا ۴ میں ہے کہ:

''اور داؤد بادشاہ بڈھا اور کہن سال ہوا اور وہ اسے کپڑے اڑھاتے پر وہ گرم نہ ہوتا تھا۔ سو اس کے خادموں نے اس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کے لئے ایک جوان کنواری ڈھونڈی جائے جو بادشاہ کے حضور کھڑی رہے اور اس کی خبر گیری کیا کرے اور تیرے پہلو میں لیٹ رہا کرے تاکہ ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچے۔ چنانچہ انہوں نے اسرائیل کی ساری مملکت میں ایک خوبصورت لڑکی تلاش کرتے کرتے شونمیت ابی شاگ کو پایا اور اسے بادشاہ کے پاس لائے اور وہ لڑکی بہت شکیل تھی۔ سو وہ بادشاہ کی خبر گیری اور اس کی خدمت کرنے لگی لیکن بادشاہ اس سے واقف نہ ہوا۔''

بوڑھے داؤد علیہ السلام کو گرمی پہنچانے کا کیا صرف یہی ایک طریقہ رہ گیا تھا کہ کسی جوان کنواری غیر محرم لڑکی کو ان کے پہلو میں لٹایا جائے۔ گرمی پہنچانے کے اور بھی طریقے ہو سکتے تھے۔ اور کیا شریعت موسوی میں کسی غیر محرم لڑکی کے ساتھ سونا جائز تھا؟ اور اگر داؤد علیہ السلام کے پہلو میں کسی صنف نازک کو لٹانا ہی تھا تو اس کام کے لئے داؤد علیہ السلام کی ازواج موجود تھیں۔ اور یہ عبارت تو اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ نئی نئی خوبصورت جوان کنواری لڑکیاں داؤد علیہ السلام کی کمزوری تھیں۔ اسی لئے اس کے خادموں نے ساری مملکت اسرائیل کی سب سے خوبصورت اور کنواری لڑکی اس کی خدمت میں پیش کی تاکہ (نعوذ باللہ) کنواری اور خوبصورت لڑکیوں کا دلدادہ یہ پیغمبر و بادشاہ اسے دیکھ کر خوش ہو۔ اور یہ کنواری اپنا بدن اس کے بدن سے مس کرے تاکہ اسے شہوت ہو اور وہ اپنی ہوس کی پیاس بجھائے۔ (نعوذ باللہ)

حضرت داؤد کے بیٹے امنون کا اپنی بہن تمؔر سے زنا کرنا

کتاب سموئیل ۲۔باب ۱۳ آیت ۱ تا ۱۴ میں ہے کہ:

''اور اس کے بعد ایسا ہوا کہ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوبصورت بہن تھی جس کا نام تمؔر تھا۔ اس پر داؤد کا بیٹا امنون عاشق ہو گیا۔ اور امنون ایسا کُوھنے لگا کہ وہ اپنی بہن تمر کے سبب سے بیمار پڑ گیا کیونکہ وہ کنواری تھی۔ سو امنون کو اس کے ساتھ کچھ کرنا دشوار معلوم ہوا۔ اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یونذب امنون کا دوست تھا اور یونذب بڑا چالاک آدمی تھا۔ سو اس نے اس سے کہا اے بادشاہ زادے! تو کیوں دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے؟ کیا تو مجھے نہیں بتائے گا؟ تب امنون نے اس سے کہا کہ میں اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمؔر پر عاشق ہوں۔ یونذب نے اس سے کہا تو اپنے بستر پر لیٹ جا اور بیماری کا بہانہ کر لے اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آئے تو تُو اس سے کہنا میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ مجھے کھانا دے اور میرے سامنے کھانا پکائے تاکہ میں دیکھوں اور اس کے ہاتھ سے کھاؤں۔

سو امنون پڑ گیا اور اس نے بیماری کا بہانہ کر لیا اور جب بادشاہ اس کو دیکھنے آیا تو امنون نے بادشاہ سے کہا میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ میرے سامنے دو پوریاں بنائے تاکہ میں اس کے ہاتھ سے کھاؤں۔ سو داؤد نے تمر کے گھر کہلا بھیجا کہ تو ابھی اپنے بھائی امنون کے گھر جا اور اس کے لئے کھانا پکا۔ سو تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا اور اس نے آٹا لیا اور گوندھا اور اس کے سامنے پُوریاں بنائیں اور ان کو پکایا۔ اور توے کو لیا اور اس کے سامنے ان کو انڈیل دیا پر اس نے کھانے سے انکار کیا۔ تب امنون نے کہا کہ سب آدمیوں کو میرے پاس سے باہر کر دو۔ سو ہر ایک آدمی اس کے پاس سے چلا گیا۔

تب امنون نے تمر سے کہا کہ کھانا کوٹھری کے اندر لے آ تاکہ میں تیرے ہاتھ سے

کھاؤں۔ سو تمر وہ پوریاں جو اس نے پکائی تھیں اٹھا کر ان کو کوٹھری میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی۔ اور جب وہ ان کو اس کے نزدیک لے گئی کہ وہ کھائے تو اس نے اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے میری بہن مجھ سے وصل کر۔ اس نے کہا نہیں میرے بھائی میرے ساتھ جبر نہ کر کیونکہ اسرائیلیوں میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے۔ تُو ایسی حماقت نہ کر۔ اور بھلا میں اپنی رسوائی کہاں لئے پھروں گی۔ اور تو بھی اسرائیلیوں میں احمقوں میں سے ایک کی مانند ٹھہرے گا۔ سو تو بادشاہ سے عرض کر کیوں کہ وہ مجھ کو تجھ سے روک نہیں رکھے گا۔ لیکن اُس نے اس کی بات نہ مانی اور چونکہ وہ اس سے زور آور تھا اس لئے اس نے اس کے ساتھ جبر کیا اور اس سے صحبت کی۔"

امنون اپنی سوتیلی بہن تمر پر عاشق ہو جاتا ہے اور جب وہ اس سے زبردستی صحبت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بہن کا یہ کہنا کہ مجھ سے زبردستی نہ کرو بلکہ داؤد سے کہو یعنی اجازت لے لو وہ مجھے اجازت دے دیں گے پھر جیسا دل چاہے کر لینا۔ یعنی بہن جانتی تھی کہ (نعوذ باللہ) ہمارے باپ داؤدؑ میں غیرت کا مادہ نہیں ہے اس کی غیرت مر چکی ہے لہٰذا مجھے اور تمہیں اجازت مل جائے گی۔ کہ ہم دونوں بہن بھائی ہم آغوش ہوں۔ اور کیا شریعت موسوی میں بہن بھائی کا باہمی ازدواجی تعلق جائز تھا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

"لعنت اس پر جو اپنی بہن سے مباشرت کرے خواہ وہ اس کے باپ کی بیٹی ہو خواہ ماں کی اور سب لوگ کہیں آمین۔" (استثناء، باب ۲۷ آیت ۲۲)

تمر امنون کی سوتیلی بہن تھی یعنی ان کی مائیں مختلف تھیں۔[۱] اور یوں بالآخر امنون اپنی سوتیلی بہن سے زبردستی صحبت کرتا ہے۔ اور داؤد کو معلوم بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ صرف غصہ ہوتے ہیں کسی قسم کی سزا نہیں دیتے۔ حالانکہ شریعت موسوی میں باپ شریک بہن ہو یا

---

[۱] تفصیل کے لئے دیکھئے (سموئیل ۲۔ باب ۱۳ آیت ۲۔۳)

ماں شریک بہن کے جسم کو دیکھنے کی سزا موت ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''اور اگر کوئی مرد اپنی بہن کو جو اس کے باپ کی یا اس کی ماں کی بیٹی ہو لے کر اس کا بدن دیکھے اور اس کی بہن اس کا بدن دیکھے تو یہ شرم کی بات ہے وہ دونوں اپنی قوم کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کئے جائیں۔ اس نے اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ کیا۔ اس کا گناہ اسی کے سر لگے گا۔'' (احبار باب ۲۰ آیت ۱۷)

اور بالآخر تمر کا بھائی ابی سلوم[1] دو سال کے بعد امنون کو قتل کر دیتا ہے اور اپنی سگی بہن سے ہونے والی زیادتی کا بدلہ لے لیتا ہے۔

کیا ایسی بیہودہ عبارتیں اللہ کا کلام ہو سکتی ہیں؟ کیا انہیں گھر میں تلاوت کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا ایسی کتاب قابلِ ہدایت ہو سکتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

حضرت داؤد کی بیوی کا مہر ۱۰۰ سو عضو تناسل کی کھالیں

ساؤل بادشاہ کی بیٹی میکل جب داؤد کی بیوی بنی تو ساؤل نے جو دراصل داؤد کو مروانا چاہتا تھا۔ نے اپنی بیٹی کا مہر اپنے دشمن فلستیوں کے عضو تناسل کی سو کھلویاں[2] مقرر کیا۔ لیکن داؤد نے دو سو کھلویاں اسے لا کر دیں۔ جس کی تصریح ''سموئیل اوّل'' باب ۱۸

---

[1] ابی سلوم تمر کا سگا (حقیقی) بھائی تھا۔

[2] یعنی عضو تناسل کی کھالیں۔ اس کے علاوہ کتاب ''پیدائش'' باب ۱۷ آیت ۱۰۔ ۱۱ میں بھی کھلوی سے مراد عضو تناسل کی کھال ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تم مانو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔ اور تم اپنے بدن کی کھلوی کا ختنہ کیا کرنا۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہو گا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔''

آیت ۲۵ تا ۲۷ میں موجود ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ

''تب ساؤل نے کہا تم داؤد سے کہنا کہ بادشاہ مہر نہیں مانگتا۔ وہ فقط فلستیوں کی سو کھلڑیاں چاہتا ہے۔ تاکہ بادشاہ کے دشمنوں سے انتقام لیا جائے۔ ساؤل کا یہ ارادہ تھا کہ داؤد کو فلستیوں کے ہاتھ سے مروا ڈالے۔ جب اس کے خادموں نے یہ باتیں داؤد سے کہیں تو داؤد بادشاہ کا داماد بننے کو راضی ہو گیا اور ہنوز دن پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ داؤد اٹھا اور اپنے لوگوں کو لے کر گیا اور دو سو فلستی قتل کر ڈالے اور داؤد ان کی کھلڑیاں لایا اور انہوں نے ان کی پوری تعداد میں بادشاہ کو دیا تاکہ وہ بادشاہ کا داماد ہو اور ساؤل نے اپنی بیٹی میکل اسے بیاہ دی۔''

شاید یہ دنیا کا سب سے انوکھا مہر تھا جو داؤد نے ادا کیا۔ دولت، سونا چاندی، زمین جائیداد تو سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ مہر سمجھ نہیں آیا۔

حضرت سلیمانؑ کی شان میں گستاخی

کتاب سلاطین اول۔ باب ۱۱ آیت ۱ تا ۱۱ میں ہے کہ:

''اور سلیمان[1] بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی۔ عمونی۔ ادومی۔ صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں

[1] سلیمان پیغمبر تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی جس کی تصریح کتاب ''سلاطین اول'' باب ۶ آیت ۱۱ میں موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''اور خداوند کا کلام سلیمان پر نازل ہوا کہ''۔

کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کرلیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اور اس کے پاس سات سو شاہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کرلیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا۔ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔ پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لئے اس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے بلند مقام بنادیا۔ اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گذرانتی تھیں۔

اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر۔ اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔ اس سبب سے خداوند نے سلیمان کو کہا چونکہ تجھ سے یہ فعل ہوا اور تو نے میرے عہد اور میرے آئین کو جن کا میں نے تجھے حکم دیا نہیں مانا اس لئے میں سلطنت کو ضرور تجھ سے چھین کر تیرے خادم کو دوں گا۔''

آئیے اب سلیمان پر لگائے گئے الزامات کا جائزہ لیتے ہیں:

۱۔ سلیمان نے ان اجنبی عورتوں سے شادیاں کیں۔ جن کے ساتھ تعلق رکھنے سے اللہ نے منع کیا تھا۔

۲۔ سلیمان کی سات سو بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کے لئے زیادہ شادیاں کرنا ممنوع تھا۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

اور وہ بہت سی بیویاں بھی نہ رکھے تا نہ ہو کہ اس کا دل پھر جائے۔

(استثناء۔باب ۱۷ آیت ۱۷)

۳۔سلیمان بڑھاپے میں بیویوں کی وجہ سے اللہ کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی طرف مائل ہو گئے تھے۔یعنی سلیمان نے صیدانیوں کی دیوی عستارات [۱] اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی شروع کر دی تھی۔ [۲] حالانکہ شریعت موسوی میں مرتد کی سزا سنگسار کرنا ہے، جس کی تصریح استثناء باب ۱۳ آیت ۶ تا ۱۰ اور باب ۱۷ آیت ۲ تا ۵ میں موجود ہے۔

۴۔سلیمان نے بتوں کے لئے بڑے بڑے بت خانے یروشلم کے سامنے پہاڑ پر بنوائے۔ [۳]

اس نے ایسا اپنی تمام بیویوں کی خاطر کیا جو بتوں پر خوشبوئیں لگاتیں اور ان کے لئے قربانی کیا کرتی تھیں۔

حالانکہ (خروج باب ۲۲ آیت ۲۰) میں لکھا ہے کہ:

''جو کوئی واحد خداوند کو چھوڑ کر کسی اور معبود کے آگے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابود کر دیا جائے۔''

---

۱ عستارات۔ملکوم۔مکوس اور مولک ان بتوں کے نام ہیں جو سلیمان کے زمانے میں مختلف اقوام نے بنا رکھے تھے۔

۲ یہ الزام اس ہستی پر لگایا جا رہا ہے جس کے بارے میں بائبل میں لکھا ہے کہ ''میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا''۔(تواریخ ۱ باب ۱۷ آیت ۱۳)

۳ یہ بت خانے دو سو سال تک قائم رہے اور پھر یوسیاہ بن آمون (شاہ یہودا) نے اپنے دور سلطنت میں سلیمان کی وفات کے ۳۳۰ سال کے بعد ان بت خانوں میں نجاست ڈلوا کر بتوں کو توڑ ڈالا۔تفصیل کے لئے (سلاطین ثانی۔باب ۲۳ آیت ۱۳۔۱۴)

۵۔سلیمان کی ان نافرمانیوں اور بت پرستی کرنے کے باوجود اللہ نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر کہا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے۔لیکن سلیمان نے پھر بھی خدا کی بات نہ مانی۔گویا سلیمان نے نافرمانی اور ہٹ دھرمی کی انتہا کر دی۔اور بت پرستی پر بدستور قائم رہے۔

۶۔سلیمان کا توبہ کرنا بھی کسی صورت ثابت نہیں ہوتا ہے کیونکہ اگر سلیمان توبہ کرتے تو سب سے پہلے اپنے بنائے ہوئے بت خانوں کو گراتے اور ان بتوں کو توڑتے جن کو بت خانوں کی زینت بنا رکھا تھا اور اپنی ان بیویوں کو سنگسار کرتے جنہوں نے اسے غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا تھا۔لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔بلکہ بدستور مشرک رہے۔

جب خدا کا نبی جو کہ سرچشمہ ہدایت ہے۔جس کی زندگی اس کی قوم کے لئے رول ماڈل ہوتی ہے اگر شرک کا مرتکب ہو تو پھر عام لوگ سے کیا گلہ کرنا۔

اللہ ہمیں ایسے باطل عقائد سے بچائے (آمین) اور یہود و نصاریٰ کو ان باطل عقائد سے تائب ہونے اور دین حق (اسلام) قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سمسون نبی کا کسبی عورتوں کے پاس جانا

کتاب قضاۃ باب ۱۶ آیت ۱ میں ہے کہ:

''پھر سمسون[۱] غزہ کو گیا۔وہاں اس نے ایک کسبی[۲] دیکھی اور اس کے پاس گیا۔''

۱ سمسون نبی تھے۔جس کی تصریح ''کتاب قضاۃ'' باب ۱۱ آیت ۵ میں ہے کہ ''کیونکہ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کے سر پر کبھی استرہ نہ پھرے اس لئے کہ وہ لڑکا پیٹ ہی سے خدا کا نذیر ہوگا اور وہ اسرائیلیوں کو فلستیوں کے ہاتھ سے رہائی دینا شروع کرے گا۔''

اس کے علاوہ پولس عبرانیوں کے نام خط میں لکھتا ہے کہ ''اب اور کیا کہوں؟ اتنی فرصت کہاں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور افتاہ اور داؤد اور سموئیل اور اور نبیوں کا احوال بیان کروں۔(باب ۱۱ آیت ۳۲)

۲ فاحشہ۔طوائف۔رنڈی۔

پھر مزید اسی باب ۱۶ آیت ۳ میں ہے کہ ''اور سمسون آدھی رات تک لیٹا رہا۔''

اس کے بعد اسی کتاب قضاۃ باب ۱۶ آیت ۴۔۵ میں ہے کہ:

''اس کے بعد سورق کی وادی میں ایک عورت سے جس کا نام دلیلہ تھا اسے عشق ہوگیا اور فلستیوں کے سرداروں نے اس عورت کے پاس جا کر اس سے کہا کہ تو اسے پھسلا کر دریافت کرلے کہ اس کی شہزوری[1] کا بھید کیا ہے اور ہم کیونکر اس پر غالب آئیں تاکہ ہم اسے باندھ کر اس کو اذیت پہنچائیں اور ہم میں سے ہر ایک گیارہ سو چاندی کے سکے تجھے دے گا۔''

کیا سمسون نبی ساری عمر عشق کے چکر میں لگے رہے۔ پہلے یہ غزہ میں ایک کسبی (فاحشہ) کے پاس جاتے رہے۔ جب دل بھر گیا تو دلیلہ نامی ایک کسبی کے عشق میں گرفتار ہوگئے اور پھر اسی کے پاس آنا جانا لگا رہا۔ اور فلستیوں کے سرداروں کا دلیلہ کسبی سے یہ کہنا کہ تو سمسون سے اس کی طاقت کا راز پوچھ۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سمسون اور دلیلہ کے درمیان کافی بہتر تعلقات تھے اور یہ دونوں ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے تھے کیونکہ کوئی غیر عورت صرف ایک بار کی ملاقات میں اس طرح اصرار نہیں کرسکتی ''جیسا کہ دلیلہ نے سمسون سے کیا۔

پھر مزید آگے دلیلہ کا سمسون سے اس کی شہزوری کا پوچھنے کا ذکر ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''تب دلیلہ نے سمسون سے کہا کہ مجھے تو بتادے کہ تیری شہزوری کا بھید کیا ہے۔

(قضاۃ باب ۱۶ آیت ۶)

اور سمسون تین بار اس سے جھوٹ بولتے ہیں اور پھر دلیلہ سمسون سے گلہ شکوہ کرتی

---

[1] طاقت۔ یاد رہے سمسون نبی بہت طاقتور تھے اور بائبل ان کی طاقت کا راز ان کے سر پر استرہ کا نہ پھرنا بتاتی ہے۔

ہے کہ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''پھر وہ اس سے کہنے لگی تو کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں تجھے چاہتا ہوں جبکہ تیرا دل مجھ سے لگا نہیں؟ تو نے تینوں بار مجھے دھوکہ ہی دیا اور نہ بتایا کہ تیری شہزوری کا بھید کیا ہے۔

(کتاب قضاۃ، باب ۱۶، آیت ۱۵)

آخر اتنے تکلفات۔ گلے شکوے۔ یقیناً پرانی شناسائی کی وجہ سے ہی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر بالآخر سمسون نبی جو کہ دلیلہ کے پیار میں غرق دکھائی دیتے ہیں اور اسے اپنی شہزوری کا راز بتا کر اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مارتے ہیں۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''جب وہ اسے روز اپنی باتوں سے تنگ اور مجبور کرنے لگی یہاں تک کہ اس کا دم ناک میں آگیا۔ تو اس نے اپنا دل کھول کر اسے بتا دیا کہ میرے سر پر استرہ نہیں پھرا ہے اس لئے کہ میں اپنی ماں کے پیٹ ہی سے خدا کا نذیر ہوں۔ سو اگر میرا سر مونڈا جائے تو میرا زور مجھ سے جاتا رہے گا اور میں کمزور ہو کر اور آدمیوں کی طرح ہو جاؤں گا۔''

(کتاب قضاۃ باب ۱۶ آیت ۱۶۔۱۷)

اور یوں دلیلہ کسبی سمسون نبی سے اس کی طاقت کا راز اگلوانے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور فلستیوں کے سرداروں کو سمسون نبی کی طاقت کا راز بتا دیتی ہے اور یوں سردار پوری تیاری کر کے آتے ہیں اور اس وقت سمسون نبی دلیلہ کسبی کے زانوؤں پر سو رہے ہوتے ہیں اور ایک آدمی اس کے سر کی ساتوں لٹیں مونڈ دیتا ہے۔ جس کی تصریح اسی کتاب قضاۃ باب ۱۶ آیت ۱۹ میں موجود ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''تب اس نے اسے اپنے زانوؤں پر سلا لیا اور ایک آدمی کو بلوا کر ساتوں لٹیں جو

اس کے سر پر تھیں منڈوا ڈالیں اور اسے اذیت دینے لگی اور اس کا زور اس سے جاتا رہا۔"

اور یوں ایک نبی ایک کسبی کے عشق میں گرفتار ہو کر فلستیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں نکال لی جاتی ہیں اور قید کر دیا جاتا ہے اور پیتل کی بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور پھر قید میں چکی پیستا ہے۔

یہ ہے نبی کی زندگی اور اس کے بارے میں یہود و نصاریٰ کا تصور۔

ایسے عقائد کے ماننے والوں کو کیا کہا جائے سوائے اس کے کہ اللہ انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

یسُوع مسیح کی نسبی توہین

"انجیل لوقا" باب ۳ آیت ۲۳ تا ۳۸ میں یسُوع مسیح کے نسب کو نوحؑ سے بھی ملایا گیا ہے یعنی نوحؑ یسُوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں۔

عہد نامہ قدیم کی کتاب "پیدائش" کے باب ۹ آیت ۲۰۔۲۱ میں لکھا ہے کہ:

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔"

یعنی نوحؑ شرابی تھے اور ایک بار تو نشہ میں ایسے مست ہو گئے کہ اپنے کپڑے بھی اتار دیئے۔[1]

"انجیل متی" باب ۱ آیت ۱ تا ۱۶ میں یسُوع مسیح کا نسب نامہ بیان کیا گیا ہے۔ جسے ہم یہاں مختصراً بیان کریں گے۔

"یعقوبؑ سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔ اور یہوداہ سے فارصؔ اور

---

[1] یہ عقیدہ یہود و نصاریٰ کا ہے ہم مسلمانوں کا نہیں۔ (مؤلف)

زارح تمر سے پیدا ہوئے ....اور سلمون سے بوعز راحب سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسی پیدا ہوا۔ اور یسی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا۔ اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی۔ اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا............اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔''

یعقوب نے ایک وقت میں دو بہنوں سے بیاہ کیا۔ جن میں ایک کا نام لیاہ اور دوسری کا نام راخل تھا۔ حالانکہ ''کتاب احبار'' باب ۱۸ آیت ۱۸ میں ایک وقت میں دو بہنوں سے شادی کرنے سے منع کیا ہے۔ لہٰذا زنا کا ارتکاب لازم آئے گا۔ یہوداہ جو کہ یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں۔ وہ لیاہ کی اولاد ہیں۔

اسی طرح یعقوب پر زنا کا الزام آتا ہے اور یہوداہ پر زنا کی پیداوار کا الزام لازم آتا ہے۔

یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے زنا کیا اور فارص اور زارح پیدا ہوئے۔[1] جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ حالانکہ شریعت میں بہو سے صحبت کرنے پر دونوں کو قتل کرنے کا حکم ہے۔[2] لہٰذا زنا کا ارتکاب لازم آئے گا لہٰذا یہوداہ زانی قرار پاتے ہیں اور فارص اور زارح دونوں زنا کی پیداوار۔ اور فارص یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں۔

بوعز بھی یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں اور بوعز کی ماں کا نام راحب تھا جو کہ ایک کسبی[3] عورت تھی جس کی تصریح کتاب ''یشوع'' باب ۲ آیت ۱ میں موجود ہے۔ جیسا کہ

---

[1] تفصیل کے لئے کتاب ''پیدائش'' باب ۳۸ آیت ۶ تا ۳۰ دیکھیں۔

[2] ''احبار'' باب ۲۰ آیت ۱۲

[3] فاحشہ۔ جسم فروش۔ طوائف

لکھا ہے کہ:

''تب نون کے بیٹے یشوع نے شطیم سے دو مردوں کو چپکے سے جاسوس کے طور پر بھیجا اور ان سے کہا کہ جا کر اس ملک کو اور یریحو کو دیکھو بھالو۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور ایک کسبی کے گھر میں جس کا نام راحب تھا آئے اور وہیں سوئے۔

اس کے علاوہ اسی کتاب ''یشوع'' باب ۶ آیت ۲۵ میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔

یعنی بوعز جو کہ یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں ایک فاحشہ۔ جسم فروش کے بیٹے تھے۔

عوبید کی ماں روت شادی سے پہلے بوعز کے ساتھ رات بھر لیٹی رہی۔ [۱] پھر بعد میں دونوں کی شادی ہو جاتی ہے حالانکہ شادی سے پہلے وہ اسے بیٹی بھی کہتا تھا۔ [۲] اور پھر عوبید پیدا ہوا۔ جس کی تصریح ''روت باب ۴ آیت ۱۷ میں موجود ہے کہ:

''سو انہوں نے اس کا نام عوبید رکھا۔ وہ یسی کا باپ تھا جو داؤد کا باپ ہے۔''

عوبید بھی یسوع مسیح کے اجداد میں سے ہیں۔

داؤد نے اپنی فوج کے جرنیل حتی اور یاہ کی بیوی بت سبع کو اپنے محل کی چھت سے ننگے نہاتے ہوئے دیکھ لیا تھا سو داؤد نے اسے اپنے پاس بلوالیا۔ اور اس سے زنا کیا اور پھر بعد میں اس کے شوہر کو دھوکے سے قتل کرا دیا اور پھر اسی عورت سے سلیمان پیدا ہوا۔

متی کی انجیل کے مطابق یسوع مسیح سلیمان بن داؤد کی نسل سے ہیں۔ [۳]

---

۱ کتاب ''روت'' باب ۳ آیت ۷

۲ کتاب ''روت'' باب ۲ آیت ۸ اور باب ۳ آیت ۱۰

۳ انجیل متی باب ۱ آیت ۱ تا ۱۶

اب داؤد زانی قرار پاتے ہیں اور بت سبع زانیہ۔اور سلیمان زانی اور زانیہ کی اولاد۔ (نعوذ باللہ)

یہ ہے یسوع مسیح کا نسب نامہ جو کہ بزعم نصاریٰ خدا کا بیٹا ہے۔کیا مسیحی بھائی اسے قبول کرنے کے لئے ہیں۔

بدکار مسیح

''انجیل لوقا'' باب ۲۲ آیت ۳۷ میں لکھا ہے کہ:

''کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا اُس کا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے اس لئے کہ جو کچھ مجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پورا ہونا ہے۔''

لوقا کی انجیل کی اس آیت میں یسوع مسیح کو بدکاروں میں شمار کیا گیا ہے بلکہ خود یسوع مسیح سے بدکاری کا اقرار کرا کر یسوع کے بدکار ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔کیا کوئی بدکار شخص پیغمبر۔رسول یا منجی ہوسکتا ہے۔دنیا میں بے شمار لوگوں کے کئی کئی بیٹے ہیں اور وہ بھی نیک اور صالح۔لیکن بے چارے خدا کا اکلوتا بیٹا۔اور وہ بھی بدکار۔

حالانکہ کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ کوئی بدکار خدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہوسکتا۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے؟''

(۱ کرنتھیوں باب ۶ آیت ۹)

جب کوئی بدکار خدا کی بادشاہی میں وارث نہیں بن سکتا تو پھر یسوع بڑھ کر خدا کا بیٹا کیسے بن گیا؟

یسوع مسیح ماں کا نافرمان

کتاب ''انجیل متی'' باب ۱۲ آیت ۴۶ تا ۵۰ میں ہے کہ:

''جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اس سے بات کرنا چاہتے تھے۔ کسی نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔''

انجیل مرقس میں بھی یہ واقعہ موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''پھر اس کی ماں اور اس کے بھائی آئے اور باہر کھڑے ہو کر اسے بلوا بھیجا۔ اور بھیڑ اس کے آس پاس بیٹھی تھی اور انہوں نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے پوچھتے ہیں۔ اس نے ان کو یہ جواب دیا میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں۔ اور ان پر جو اس کے گرد بیٹھے تھے نظر کر کے کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔'' (باب ۳ آیت ۳۱ تا ۳۵)

اس کے علاوہ لوقا نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''پھر اس کی ماں اور اس کے بھائی اس کے پاس آئے مگر بھیڑ کے سبب سے اس تک پہنچ نہ سکے۔ اور اسے خبر دی گئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب میں ان سے کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی تو یہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔'' (لوقا۔ باب ۸ آیت ۱۹ تا ۲۱)

ذرا غور کیجئے کہ تینوں اناجیل کس طرح یسوع مسیح کو اپنی ماں کا نافرمان بتارہی ہیں۔تینوں اناجیل نے اس واقعہ کو لکھ کر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ یسوع مسیح اپنی ماں کا نافرمان تھا بلکہ اگر متی اور مرقس کی اناجیل کو غور سے پڑھا جائے تو یسوع مسیح مریم کو اپنی والدہ ماننے سے ہی انکاری نظر آتے ہیں۔اور اس سے بڑھ کر ماں کی بے ادبی اور نافرمانی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک بیٹا اپنی ماں کو ماں ماننے سے انکار کر دے اور انکار کی وجہ یہ بیان کی جارہی ہے کہ یسوع مسیح کی ماں خدا کا کلام نہ سنتی تھیں اور نہ ہی اس پر عمل کرتی تھیں۔

لہٰذا یسوع مسیح نے اپنی ماں سے صرف مادری نسبت ہی ختم نہیں کی بلکہ ایمان سے بھی عاری ثابت کر دیا اس سے بڑا نافرمان اور کون ہو سکتا ہے کہ جو اپنی ماں سے مادری نسبت ہی ختم نہ کرے بلکہ اس پر فتویٰ صادر کرتے ہوئے دائرہ ایمان سے بھی خارج کر دے؟

حالانکہ کتاب ''استثناء'' باب ۲۷ آیت ۱۶ میں ماں باپ کی توہین کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''لعنت اس پر جو اپنے باپ یا ماں کو حقیر جانے اور سب لوگ کہیں آمین''۔

توریت کی اس آیت کے مطابق یسوع مسیح لعنتی ٹھہرتے ہیں۔

اللہ ہمیں ایسے عقائد سے بچائے۔(آمین)

یسوع مسیح کا انبیاء سابقین کو چور اور ڈاکو کہنا

''انجیل یوحنا'' باب ۱۰ آیت ۷ تا ۹ میں لکھا ہے کہ:

''پس یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور

چارا پائے گا۔‘‘

اس عبارت میں یسوع مسیح اپنے سے پہلے آئے تمام پیغمبروں کو چور اور ڈاکو کہہ رہے ہیں۔ اور ساتھ یہ تاکید ہے کہ میری باتوں کو مذاق نہ سمجھنا بلکہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے پہلے آئے تمام پیغمبر چور اور ڈاکو تھے۔ اور مسیح کے اس فتوے کی زد میں خود مسیح کے آباؤ اجداد ابرہام۔ اضحاق۔ یعقوب، داؤد اور سلیمان بھی آتے ہیں۔

یسوع مسیح کا اپنے شاگردوں کو بے اعتقاد اور کجرو کہنا

کتاب ’’انجیل متی‘‘ باب ۱۷ آیت ۱۴ تا ۲۰ میں ہے کہ:

’’اور جب وہ بھیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے اور وہ بہت دکھ اٹھاتا ہے۔ اس لئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور میں اس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے۔ یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ اسے یہاں میرے پاس لاؤ۔ یسوع نے اسے جھڑکا اور بدروح اس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا ہو گیا۔ تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آ کر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہو گی۔‘‘

اسی واقعے کو مرقس نے بھی باب ۹ آیت ۱۴ تا ۲۹ میں تھوڑا مختلف انداز میں

بیان ہے۔

ان آیات میں یسوع مسیح اپنے شاگردوں (حواریوں) کو بے اعتقاد اور کجرو کہہ رہے ہیں۔ جب اتنے قریبی شاگردوں کے یقین وایمان کا یہ حال ہے تو پھر باقی قوم کے ایمان وعقیدہ کی حالت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور پھر آخری آیات تو اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ ان میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں تھا۔ یعنی ان کے دل ایمان سے یکسر خالی تھے۔ یسوع کے حواریوں کی اس سے بڑھ کر توہین اور کیا ہو سکتی ہے؟

جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے بارے میں فرما چکے ہیں کہ:

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے کامیاب وکامران ہو گے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

یسوع مسیح کا اپنے حواری پطرس کو شیطان کہنا

کتاب ''انجیل متی'' باب ۱۶ آیت ۲۱ تا ۲۳ میں ہے کہ:

''اس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اسے ضرور ہے کہ یروشلم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اٹھے۔ اس پر پطرس اس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خداوند خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ اس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔''

سمجھ میں نہیں آتا کہ کبھی یسوع مسیح کا حواری (شاگرد) یسوع پر لعنت وملامت کرتا ہے اور کہیں یسوع اپنے شاگرد پطرس کو شیطان کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ پطرس کا شمار یسوع کے

بارہ شاگردوں میں ہوتا ہے۔اور یہ بارہ شاگرد یسوع کی آمد ثانی کے وقت میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے جس کی تصریح انجیل متی باب ۱۹ آیت ۲۸ میں موجود ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ:

''یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہولئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔''

گویا ان بارہ شاگردوں (حواریوں) کے حق میں کامیابی۔اور نجات کی گواہی دی جارہی ہے۔جن میں پطرس بھی شامل ہے۔گویا یسوع کے نزدیک کامل ترین اور کامیاب بس یہی لوگ تھے۔جنھیں یسوع نے بشارت دی۔اور ان کا حال یہ ہے کہ یسوع کی گرفتاری کے وقت یسوع کا ساتھی ہونے سے ہی انکار کر دیا اور یسوع پر لعنت وملامت تک کی۔اور درجہ بالا عبارت میں یسوع پطرس کو شیطان کہہ کر دھتکار رہے ہیں۔کامیابی اور نجات کا کیا اعلیٰ معیار ہے۔

اب ایک طرف تو پطرس کو کامیابی اور نجات کی گارنٹی دی جارہی ہے تو دوسری طرف اسے شیطان کہہ کر دھتکارا جارہا ہے۔جب کامل ترین شاگردوں کے ایمان اور کردار کی یہ حالت ہے تو پھر باقی قوم کے ایمان کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔

پطرس حواری کا یسوع مسیح پر لعنت کرنا

کتاب ''انجیل متی'' باب ۲۶ آیت ۵۷ تا ۵۸ میں لکھا ہے کہ:

''اور یسوع کے پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے۔اور پطرس دور دور اس کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دیوان

خانہ تک گیا اور اندر جا کر پیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے کو بیٹھ گیا۔''

پھر اسی کتاب ''انجیل متی'' باب ۲۶ آیت ۶۹ تا ۷۴ میں لکھا ہے کہ:

''اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی نے اس کے پاس آ کر کہا تُو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دوسری نے اسے دیکھا اور جو وہاں تھے ان سے کہا یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا بیشک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا اور فی الفور مرغ نے بانگ دی۔''

ذرا غور کیجئے کہ جب یہودی یسوع کو پکڑ کر سردار کاہن کی عدالت میں لے جاتے ہیں تاکہ یسوع کو سزا دلوائیں تو یہی پطرس جس کا شمار یسوع مسیح کے بارہ حواریوں میں ہوتا ہے یہ بھی سردار کاہن کے دیوان خانہ تک جاتے ہیں تاکہ عدالت کا فیصلہ سن سکے۔ لیکن افسوس کہ جب یہودی پطرس کو پہچان کر اس سے پوچھتے ہیں کہ کیا تو بھی یسوع کا ساتھی ہے تو وہ انکار کر دیتا ہے کہ میرا یسوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور پھر دوبارہ پوچھنے پر وہ قسم کھا کر انکار بھی کرتا ہے اور یسوع مسیح پر لعنت بھی کرتا ہے۔ افسوس کہ اتنے قریبی حواری کا یسوع سے محبت وعقیدت کا یہ حال ہے تو باقی قوم کی عقیدت، محبت اور ایمان کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

صحابہ کرام کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کی مثال دینے سے دنیا ہمیشہ قاصر رہے گی۔ خدا کی قسم! ان کی عقیدت ومحبت کے واقعات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

پولُس (سینٹ پال) کا یسُوع کو لعنتی قرار دینا

پولس رسول گلتیوں کے نام اپنے خط میں لکھتا ہے کہ:

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (باب ۳ آیت ۱۳)

عیسائی عقیدے کے مطابق یسوع نے تمام انسانوں کے گناہوں (Original Sin) کے کفارہ کے طور پر اپنی جان قربان کی۔ یعنی انہیں صلیب دی گئی۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عیسائی حضرات ان کی اس عظیم قربانی کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے۔ لیکن افسوس کہ انہیں لعنتی قرار دیا جا رہا ہے۔

بقول عیسائی حضرات! یسوع خدا کا بیٹا ہے اور بیٹے کا مصلوب ہونا باپ کی مرضی اور حکم کے بغیر ممکن نہیں۔ گویا بیٹے کا صلیب پر چڑھنا باپ کی مرضی و منشاء کے عین مطابق تھا۔ اب جو کفارہ بنا اس کا حشر تو یہ کیا گیا کہ اسے لعنتی قرار دیا اور جس نے کفارہ دیا اس کے بارے میں مسیحی بھائیوں کی کیا رائے ہے۔

اور مزید لکھا ہے کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔

افسوس! کہ جو امت اپنے نبی۔ بزعم نصاریٰ (خدا کا بیٹا) کو لعنتی سمجھے خود اس سے بڑھ کر بھی کوئی لعنتی ہو سکتا ہے۔

اب ایک طرف تو یسوع کو صلیب پر قربان کر کے لعنتی قرار دیا جا رہا ہے تو دوسری طرف اسی صلیب کو گلے میں لٹکایا جاتا ہے۔ جو کہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔

مسیحی علماء سے سوال!

پولُس شریعت کو لعنت قرار دے رہا ہے جبکہ یسوع نے کہا ہے کہ اخروی زندگی کی

کامیابی شریعت پر عمل کرنے میں ہے۔

''اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اُس سے کہا اے استاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔''

(متی باب ۱۹ آیت ۱۶ تا ۱۷)

اب مسیحی بھائی پولس کی بات مانیں گے یا یسوع مسیح کی بات پر عمل کریں گے؟ اور پولس کو شریعت کو لعنت قرار دے کر اسے منسوخ کرنے کا اختیار کس نے دیا۔ کیا مسیحی علماء اس بات کا جواب دینا پسند کریں گے۔ ہمیں جواب کا انتظار رہے گا۔

یسوع مسیح کا موت سے گھبرانا اور خدا سے شکوہ کرنا

کتاب ''انجیل متی'' باب ۲۶ آیت ۳۶ تا ۴۴ میں ہے کہ:

''اس وقت یسوع ان کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جا کر دعا کروں۔ اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اس وقت اس نے ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے، یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔ پھر شاگردوں کے پاس آکر ان کو سوتے پایا اور پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ جاگو اور دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔ پھر دوبارہ اس نے جا کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ! اگر یہ میرے پئے

بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔ اور آ کر انہیں پھر سوتے پایا کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اور ان کو چھوڑ کر پھر چلا گیا اور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دعا کی۔''

مزید اسی کتاب ''انجیل متی'' باب ۲۷ آیت ۴۵۔۴۶ میں ہے کہ:

''اور دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔ اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی۔ ایلی۔ لما شبقتنی؟ یعنی اے میرے خدا!! اے میرے خدا!! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''

پھر اس کے بعد اسی کتاب ''انجیل متی'' باب ۲۷ کی آیت ۵۰ میں ہے کہ:

''یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔''

اسی واقعہ کو مرقس نے بھی ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''جب دوپہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا اور تیسرے پہر تک رہا اور تیسرے پہر کو یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ الوہی الوہی لما شبقتنی جس کا ترجمہ ہے اے میرے خدا!! اے میرے خدا!! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' (باب ۱۵ آیت ۳۳۔۳۴)

اور پھر اسی باب ۱۵ کی آیت ۳۷ میں ہے کہ:

''پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا۔''

عیسائی عقیدے کے مطابق یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اگر مسیح خدا کا بیٹا ہے تو پھر باپ کے پاس جانے میں اس قدر خوف۔ پریشانی اور رنج والم کی کیفیت کا سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ بیٹے کے لئے اس سے بڑی خوش خبری اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ باپ سے ملے اس سے باتیں کرے۔ اس کا دیدار کرے اور پھر بیٹا بھی خدا کا ہو۔

اور اگر یسوع مسیح پیغمبر[1] تھے تو بھی موت کا اس قدر خوف سمجھ سے بالاتر ہے۔ خدا

---

[1] ہم مسلمان یسوع مسیح کو پیغمبر ہی تسلیم کرتے ہیں۔ (راقم)

کے محبوب بندے تو خدا کے دیدار کو ترستے ہیں۔ اور یہاں یسوع مسیح کو موت کا اتنا خوف۔ یہ کہ وہ گڑگڑا کر خدا سے دعا کر رہا ہے کہ اگر موت کی یہ گھڑی ٹل جائے تو مہربانی ہوگی ورنہ اگر نہیں ٹل سکتی تو پھر تیری مرضی۔ یعنی مجبوری میں موت کو قبول کیا جا رہا ہے۔

ہم ان آیات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایک نبی کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ بلکہ تاریخ کے ہزاروں صفحات گواہ ہیں کہ اپنے مذہب، ملک اور اپنی قوم کیلئے لڑنے والوں نے خوشی خوشی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور موت کو محبوبہ سمجھ کر گلے لگایا۔ لیکن یہاں اناجیل نے یسوع مسیح کو جو کہ بزعم نصاریٰ خدا کا بیٹا ہے۔ کا مقام و مرتبہ اتنا گرادیا کہ اسے موت سے خائف دکھایا جا رہا ہے۔

اور پھر عیسائی عقیدے کے مطابق تو یسوع مسیح نے ساری انسانیت کے گناہوں کے کفارے کے طور پر اپنی جان قربان کی ہے۔ اگر مسیح نے ساری انسانیت کے گناہوں کے کفارے کے طور پر جان قربان کی تو پھر رنجیدہ اور غمگین ہونے کا کیا مطلب ہے اور پھر یہ دعا کرنا کہ موت کی یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔ اور اگر موت کی گھڑی نہیں ٹل سکتی تو پھر تیری مرضی۔ یعنی بحالت مجبوری موت کو قبول کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یسوع مسیح نے خوشی سے اس موت کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی خدا کی مرضی کے مطابق وہ اس موت (صلیب) پر خوش تھے۔ انہوں نے تو مجبوری میں اس موت کو قبول کیا ہے ورنہ اگر یسوع مسیح کا بس چلتا تو وہ کبھی بھی اس موت کو قبول نہ کرتے۔ اور جب خوشی سے جان قربان ہی نہیں کی ہے تو پھر انسانیت کے گناہوں کا کفارہ کہاں رہا۔

اور پھر آخر میں لکھا ہے کہ بڑی مجبوری میں خدا سے گلے شکوے کرتے ہوئے اور یہ آخری الفاظ کہتے ہوئے جان دی کہ ایلی ایلی لما شبقتنی یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

لہٰذا بائبل کی مذکورہ بالا تضاد بیانیوں اور گستاخیوں کو سامنے رکھ کر مسیحی دنیا اپنے عقائد پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔

☆☆☆

حرفِ آخر

"بائبل کی گستاخیاں" آپ نے پڑھیں۔ اس کتاب میں درج تمام حوالاجات بائبل مقدس ہی سے لفظ بہ لفظ تحریر کئے گئے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ یہ کتاب لکھنے کا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا ہرگز نہیں بلکہ جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو سچی، حقیقی اور ابدی زندگی کا راستہ دکھانا ہے۔ اگر اس کتاب کو پڑھ کر کسی نے اپنی منزل کا تعین کر لیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ مجھے خدا سے قوی امید ہے کہ یہ کتاب حق کے متلاشیوں کو منزل تک پہنچانے کا ذریعہ ضرور بنے گی۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو راہِ حق سے بھٹکے ہوئے قافلوں کے لئے مینارِ نور بنائے اور آخرت میں میری کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

دعا گو

محمود ریاض

